نُکاتِ جہاد

پروفیسر سیّد ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ

سابق وائس چانسلر بہاولپور یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دفاع کا فرضِ عظیم اور مسلمانانِ پاکستان

- دفاع کا فرضِ عظیم 18
- دفاع کے بارے میں پہلی آیت 18
- مسلمان بھائی کو ظلم سے نجات دلانا ضروری ہے 19
- سب سے افضل عمل جہاد ہے 22
- فسادِ نیت اجر سے محروم کر دیتا ہے 26

غزوۂ تبوک میں ہمارے لیے سامانِ عبرت ہے

- حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی حکایت خود ان کی زبانی 33
- جہاد میں شریک ہونے کے لیے منت وزاری 34
- انتہائی بے سروسامانی 36
- تین صحابی جو جنگ میں حاضر نہ ہو سکے 36

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی پریشانی اور بارگاہِ رسالت میں حاضری 38
۞ فریضۂ دفاع میں کوتاہی سنگین جرم ہے 39
۞ سامانِ عبرت 44

وقت کی پکار

۞ وقت کی پکار 47
۞ یہ محض توفیقِ الٰہی ہے 48
۞ آدابِ جنگ، کتاب وسنت کی روشنی میں 49
۞ پاکستانی افواج سے خطاب 49
۞ جم کر لڑو 52
۞ اللہ کا ذکر تمہاری زبانوں پر جاری ہو 53
۞ آسمانی لشکر تمہاری پشت پناہی کریں 54
۞ ہمارا دشمن یقین وایمان کی دولت سے محروم ہے 55
۞ پاکستانی فوج کو خراجِ تحسین 56
۞ پاکستانی عوام سے خطاب 57
۞ علماء سے خطاب 59
۞ صدرِ مملکت سے اپیل 59

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ ہندوستانی سامراج کو چیلنج 60
۞ جہاد کا شرعی مفہوم کیا ہے؟ 64

فریضۂ جہاد کے تقاضے

۞ فریضۂ جہاد کے تقاضے 63
۞ جہاد کا شرعی مفہوم کیا ہے؟ 64
۞ جہاد کے مفہوم کی وسعتیں 65
۞ مالی جہاد 66
۞ یہ شیطانی وسوسہ ہے 68
۞ لسانی جہاد 70
۞ خون کا عطیہ دینا بھی جہاد ہے 70
۞ کاروبار معمول پر رہے 70

یوم تشکر

۞ چاق چوبند رہیے 76
۞ اللہ کا فضل وکرم 76
۞ ہم سراپا سپاس ہیں 77

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ تقویٰ اختیار کرنا حقیقی شکرگزاری ہے 78

۞ قوم جاگ اٹھی ہے 80

۞ جنگ کی غرض وغایت 82

۞ مستقل امن کے لیے جنگ ناگزیر ہے................................ 82

شہدائے پاکستان کوخراج عقیدت

۞ شہدائے پاکستان کوخراج عقیدت.................................... 87

۞۞۞

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِياۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

1965ء کی ایک شام ہمارے ازلی وابدی دشمن ہندوستان نے اچانک پاکستان پرحملہ کر دیا۔ اور بیک وقت کئی محاذوں پر جنگ کی آگ بھڑکا دی۔ ایسے مرحلہ پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پوری قوم نے اتحاد اور جہاد کا مظاہرہ کیا قوم کے علماء نے عوام کو جہاد کے ایمان افروز دروس دیے۔ افواج پاکستان نے بہادری کے انمٹ نقوش رقم کیے۔ اورعوام پاکستان نے قربانیوں کی شاندار مثالیں قائم کیں۔

انہی ہدی خوانوں میں ایک نام عظیم مفکر پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا ہے۔ کہ اس جنگ کے دوران انہوں نے سات خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ جس میں جہاد کشمیر کی فرضیت واہمیت اور ترک جہاد کی ذلت و رسوائی کو بیان کیا۔ قوم کا حوصلہ بلند کرنے کا فریضہ ادا کیا۔ اور جہاد ہی کو تمام مسائل کا حل قرار دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک دوست نے ان خطبات کے حوالے سے رہنمائی کی۔ جس کے بعد میری کوششوں کا آغاز ہو گیا۔ کہ کہیں سے یہ خطبات دستیاب ہو جائیں تو انہیں منظر عام پر لایا جائے تا کہ جہاد بالخصوص جہاد کشمیر کے حوالے سے اسلاف ملت کے منہج وموقف کا پتہ چل جائے۔ بالآخر اللہ نے اس میں کامیابی دی۔ مدرسہ تقویۃ الاسلام کی طرف سے شائع شدہ ان خطبات کا مجموعہ دارالاندلس کے رفیق بھائی اعجاز تنویر سے دستیاب ہو گیا۔ جسے مزید ترتیب وتخریج کے ساتھ احباب کی خدمت پیش کر رہے ہیں افادیت کا پتہ تو پڑھنے ہی سے چلے گا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

آپ کا بھائی

سیف اللہ خالد

مدیر ''دارالاندلس،،

❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ جہادِ کشمیر

دفاع کا فرضِ عظیم اور مسلمانانِ پاکستان

یہ حضرت مولانا پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ کا خطبۂ جمعہ ہے جو انہوں نے 20 اگست 1965ء کو دار العلوم تقویۃ الاسلام میں ارشاد فرمایا۔ اس میں کتاب وسنت کی روشنی میں مسئلہ جہادِ کشمیر کی وضاحت کی گئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفاع کا فرضِ عظیم اور مسلمانانِ پاکستان

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

کشمیر میں صورت حال نازک ہوگئی ہے۔ کشمیر کے مسلمان موت وحیات کی آخری کشمکش میں مبتلا ہیں۔ ایک ہمسایہ مسلمان قوم ہونے کی حیثیت سے ہم پر واجب ہے کہ ہم غور کریں کہ آج جب کہ کشمیر کے جیل خانے مظلوم اور مقہور مسلمانوں سے بھر گئے ہیں اور کشمیر کے محاذ پر مسلمانوں کی لاشیں خاک وخون میں تڑپ رہی ہیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم سے کیا تقاضا ہے؟

مسلمانانِ کشمیر کی مظلومیت تاریخ کی ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ کشمیر کے مسلمانوں نے گلاب سنگھ کے مظالم سہے، پرتاب سنگھ کے جبر وتشدد کو برداشت کیا۔ ہری سنگھ کے ظلم وستم کا شکار ہوئے۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ملک کا بٹوارا ہوا اور پاکستان معرض وجود میں آیا۔ ریاستوں کو عوام کی تائید سے پاکستان یا ہندوستان سے الحاق کی اجازت دی گئی۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو مسلمانان کشمیر نے ایک عظیم الشان اجتماع میں پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا، مگر ہری سنگھ نے سازش کی اور بھارتی فوج سے مل کر عوام کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش کے علی الرغم ہندوستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا اور ملک پر غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ یوں اٹھارہ برس سے کشمیر کا مسلمان دو غلامیوں، ڈوگرہ راج اور بھارتی سامراج کے بوجھ تلے دب کر کراہ رہا ہے۔ سختیاں جھیل جھیل کر ان کی روحیں زخمی ہو گئی ہیں۔ ان کے جسم مضمحل ہو چکے ہیں۔

دفاع کا فرضِ عظیم:

اسلام کے شرعی واجبات وفرائض میں سے ایک نہایت اہم اور اکثر حالتوں میں ایمان وکفر تک کا فیصلہ کر دینے والا فرض دفاع ہے۔ دفاع سے مراد یہ ہے کہ جب بھی کسی مسلمان آبادی پر کوئی غیر مسلم گروہ یا حکومت حملہ آور ہو یا غاصبانہ قبضہ کرے یا کسی مسلم آبادی پر ظلم ڈھائے، تو یکے بعد دیگرے تمام دنیا کے مسلمانوں پر شرعاً فرض ہو جاتا ہے کہ دفاع کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور اس مسلم آبادی کو غیر مسلموں کے قبضہ و اقتدار سے لڑ کر بچائیں اور اس مقصدِ عظیم کے لیے اپنی ساری قوتیں اور طاقتیں صرف کر ڈالیں۔ اپنی تمام کوششوں کو اس کام کے لیے وقف کر دیں۔ جو ملک جس قدر اس مظلوم آبادی کے قریب ہے، اس پر ذمہ داری اسی قدر زیادہ عائد ہوتی ہے۔

دفاع کے بارے میں پہلی آیت:

بقول اکابر مفسرین پہلی آیت جو فریضۂ دفاع کے بارے میں اتری، سورۂ حج کی یہ آیت ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَفُوْرٍ ○ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ○ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ﴾ (الحج: ٣٨۔٤٠)

''اللہ تعالیٰ مومنوں پر سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔ وہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا (جو اس کی دی ہوئی قوت اس کی راہ میں صرف کرنے میں) خیانت کرتے ہیں اور حد درجہ کفرانِ نعمت کرتے ہیں۔ جن مسلمانوں سے لڑائی کی جارہی ہے، انہیں جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس لیے کہ ان پر ظلم ڈھایا گیا اور اللہ مظلوموں کی مدد پر یقیناً قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق اپنی آبادیوں سے نکال دیے گئے۔ اس کے سوا تو ان کا کوئی جرم نہ تھا کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہی ہے۔''

مسلمان بھائی کو ظلم سے نجات دلانا ضروری ہے:

آج کشمیر کے بھائیوں کا جرم فقط یہ ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللّٰہ کا اقرار کرنے والے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں۔ قرآن نے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں کہا کہ اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت کمزوری اور بیچارگی کے باعث دشمنوں کے چنگل میں آ گئی ہے اور اس چنگل سے اپنے آپ کو چھڑانے کی سکت نہیں رکھتی، تو ایسی حالت میں دوسرے مسلمانوں پر، جو آزاد ہوں اور جنگ کی طاقت رکھتے ہوں، فرض ہو جاتا ہے کہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کو اس ظلم سے نجات دلانے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جنگ کریں۔

﴿وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا﴾ (النساء : ۷۵)

''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے لیے جنگ نہیں کرتے جو کہتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال، جہاں کے لوگ ہم پر ظلم ڈھا رہے ہیں اور اپنی خاص عنایت سے ہمارے لیے حامی و مددگار بنا۔''

اس آیت کا انداز صاف بول رہا ہے کہ وہ لوگ جو ان مظلوموں کی یاوری و مدد نہیں کرتے خدا ان کی بے حسی پر سخت برہمی کا اظہار کر رہا ہے:

﴿مَا لَكُمْ ......﴾ تم کو کیا ہو گیا۔

دوسری جگہ اور زیادہ وضاحت سے تاکید کی:

﴿وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ﴾ (الانفال : ۷۲)

''اگر وہ دینی رشتے کا واسطہ دے کر تم سے مدد مانگیں، تو تم پر واجب ہے کہ تم ان کی مدد کرو۔''

اے عزیزانِ ملت! یاد رکھو کہ اسلامی احکام میں فریضۂ دفاع جو اہمیت رکھتا ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد کوئی فریضہ، کوئی عمل، کوئی عبادت اس اہمیت کی حامل نہیں۔ یہ فریضہ نمازوں سے افضل، یہ فریضہ روزوں سے افضل، یہ فریضہ تسبیح وتحمید وتہلیل سے افضل ہے اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، محض جذبات کی رو میں بہہ کر نہیں کہہ رہا، بلکہ اس حدیث کا ترجمہ کر رہا ہوں جو بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا:

((أَیُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟)) ''کونسا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟''

فرمایا: ((إِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ ؟)) ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔''

پوچھا گیا: ((ثُمَّ مَاذَا؟)) ''اس کے بعد کون سا؟''

فرمایا: ((اَلْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ)) ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''[1]

بات سیدھی اور صاف ہے جس عمل میں جس قدر زیادہ ایثار وقربانی ہوگی اس کا اجر وثواب بھی اسی قدر زیادہ ہوگا۔ ظاہر ہے جہاد کے عمل میں جو ایثار اور قربانی دینی پڑتی ہے کسی اور عمل میں ایسی قربانی اور ایثار نہیں کرنا پڑتا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے، ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں اس بات کا چرچا ہوا: ((أَیُّ الْاَعْمَالِ أَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ ؟)) ''تمام اعمال میں سے اللہ کی نظر میں سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟'' اس پر سورۂ صف نازل ہوئی جس کی چوتھی آیت یہ ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ (الصف : ٤)

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب من قال ان الایمان هو العمل: ٢٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر یوں استقامت کے ساتھ، جم کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں۔''❶

سب سے افضل عمل جہاد ہے:

پس آج ہر وہ مسلمان جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہوئے محض اسلامی اخوت کے رشتے کی بنا پر کشمیر کے محاذ پر لڑ رہا ہے، وہ اپنی تمام معصیتوں اور گناہوں کے باوجود ان عابدوں، زاہدوں اور شب زندہ داروں سے افضل ہے، جن کے دل میں کبھی جہاد کا خیال تک نہیں گزرتا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«حَرْسُ لَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا وَيُصَامُ نَهَارُهَا»❷

''اللہ تعالیٰ کے راستے (میدان جہاد) میں ایک رات کا پہرہ دینا ہزار دنوں کے روزوں اور ہزار راتوں کی عبادت سے بھی افضل ہے۔''

ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ! کوئی ایسا عمل بتا دیجیے کہ مجاہدین کا ثواب حاصل ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا۔ پھر فرمایا:

« هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَ لَا تَفْتُرَ وَ تَصُوْمَ وَ لَا تُفْطِرَ؟»

❶ جامع الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، سورة الصف : ٣٣٠٩۔
❷ مسند احمد : ٦٥،٦١/١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا تم یہ طاقت رکھتے ہو کہ جب مجاہد جائے تو تم مسجد میں جا کر برابر نماز پڑھتے رہو اور کبھی سست نہ پڑو، برابر روزے رکھتے رہو اور درمیان میں کبھی افطار نہ کرو۔''

اس نے عرض کیا:((وَ مَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ؟))''اس کام کی کس میں طاقت ہوسکتی ہے؟''[1]

پس اگر رسول اللہ ﷺ کا فرمان سچ ہے اور شریعت محمد یہ برحق ہے، تو ہمیں اس بات پر ایمان لانا چاہیے کہ ہر وہ گنہگار مسلمان جو آج کشمیر کے مقہور و مظلوم مسلمانوں کی نصرت وحمایت میں سینہ سپر ہے، تم اپنے زہد وتقویٰ کی رعونیت میں ہزار اسے معصیت آلود کہو ......تمہاری مدت العمر کی عبادتیں اس کے سینے کے ایک زخم خون چکاں ......نہیں بلکہ اس زخم سے بہتے ہوئے خون کے ایک قطرے کی بھی عظمت نہیں پاسکتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ اشعار لکھ کر بھیجے تھے:

يَا عَابِدَ الْحَرَمَيْنِ لَوْ اَبْصَرْتَنَا
لَعَلِمْتَ أَنَّكَ بِالْعِبَادَةِ تَلْعَبُ

''اے حرمین شریفین میں عبادت کرنے والے! اگر تو ہمارا حال دیکھے تو تجھے یقین آجائے کہ تو نے عبادت کو ایک اضحوکہ......ایک کھیل بنا رکھا ہے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب فضل الجهاد والسير: ۲۷۸۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ كَانَ يَخْضَبُ خَدُّهُ بِدُمُوعِهِ
فَنُحُورُنَا بِدِ مَائِنَا تَتَخَضَّبُ

''وہ جس نے اپنے رخسار (یادِ خدا میں) آنسوؤں سے تر کر لیے ہیں، میدان جنگ میں آ کر ہمیں دیکھے کہ ہماری گردنیں (اللہ تعالیٰ کی محبت میں، خون سے رنگین ہو رہی ہیں۔''

رِيحُ الْعَبِيرِ لَكُمْ وَ نَحْنُ عَبِيرُنَا
رَهْجُ السَّنَابِكِ وَالْغُبَارُ الْأَطْيَبُ

''عطر کی مہک تمہارے لیے ہے۔ ہمارا عطر تو میدان جنگ میں گھوڑوں کی ٹاپوں سے اٹھا ہوا غبار ہے۔''

حضرت فضیل نے جب یہ اشعار پڑھے تو آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آپ روتے تھے اور بار بار کہتے تھے: (صَدَقَ اَبُوعَبْدِالرَّحْمٰنِ) ''عبداللہ بن مبارک نے سچ کہا ہے۔'' حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں یہ اشعار نقل کیے ہیں۔ غرض یہ کہ ''دفاع'' اسلام کے ان بنیادی فرائض میں سے ہے جن کو ایک مسلمان، مسلمان ہوتے ہوئے ترک کرنے کی کبھی جسارت نہیں کر سکتا۔ اگر ایک مسلمان کے دل میں رتی بھر ایمان بھی باقی ہے تو اللہ کا یہ حکم اسے کمر بستہ کر دینے کے لیے کافی ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ﴾ (التوبة : ٣٨)

''اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکل کھڑے ہو، تو تمہارے پاؤں بوجھل ہو جاتے ہیں اور تم زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو؟ کیا آخرت چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر مطمئن ہو بیٹھے ہو؟ اگر یہی بات ہے تو یاد رکھو جس زندگی پر خوش ہوئے ہو، وہ آخرت کے مقابلے میں بالکل ہیچ ہے۔''

ساتھ یہ فرمایا:

﴿ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ﴾
(سورة التوبة : ٣٩)

''اگر تم نہ نکلے تو اللہ تعالیٰ تم کو دردناک سزا دے گا اور تمہارے سوا اور لوگوں کو بدل لائے گا۔''

یاد رکھو! اگر تم نے اللہ کے حکم سے سرتابی کی اور وقت آنے پر بھی حق کی راہ میں نہ نکلے تو اللہ تمہیں غلامی کے دردناک عذاب میں مبتلا کر دے گا اور تمہاری جگہ کسی دوسری قوم کو حق کی حمایت کے لیے کھڑا کر دے گا۔ تم چھانٹ دیے جاؤ گے۔ حق تمہاری حمایت کا محتاج نہیں۔ تم ہی اپنی زندگی اور بقا کے لیے حق کے محتاج ہو۔ اسلام کی مخالفت اور لادین نظام حیات کی حمایت میں کافر ایک دوسرے کے ساتھی اور حامی ہیں۔

﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ﴾ (الأنفال : ٧٣)

''جن لوگوں نے اسلام سے انکار کیا وہ ایک دوسرے کے ساتھی و مددگار ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مسلمانوں کے لیے بدرجۂ اول ناگزیر ٹھہرا کہ وہ باہم یاوری اور مددگاری کریں۔

فسادِ نیت اجر سے محروم کر دیتا ہے:

میں یہاں اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کشمیر کے مسلمان بھائیوں کی یاوری و مدد صرف اس لیے ہم پر واجب ٹھہری کہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں۔ وہ اسلامی اخوت ومودت ہی کا رشتہ ہے جس نے ہم پر یہ فرض عائد کیا ہے۔ میں وضاحت سے کہتا ہوں کہ جو شخص محض خون اور نسل کے رشتے کی بنا پر یاور و مددگار ہے وہ اس اجر وثواب کا ہرگز مستحق نہیں جس کا ذکر میں کر چکا ہوں۔ وہ ان آیات و احادیث مذکورہ کا ہرگز مخاطب نہیں، گو اس نے بھی وہ تمام صعوبتیں اور تکلیفیں جھیلیں جو ایک مجاہد جھیلتا ہے، مگر فسادِ نیت کی بنا پر وہ اس اجر و ثواب سے محروم رہا۔

پس اسلامی اخوت ومودت کی بنا پر اسلام نے ہم پر واجب ٹھہرایا کہ ان کشمیری بھائیوں کی مال و جان سے مدد کریں۔ اس دفاع میں شریک ہونا اس لیے بھی ضروری ہوا کہ کشمیر کا الحاق ہندوستان کے ساتھ غیر آئینی طور پر اکثریت کے فیصلے کے خلاف ہوا اور اس پر غاصبانہ قبضہ کیا گیا۔ ان دونیتوں میں کوئی تعارض تو نہیں۔

یاد رکھیے کہ فریضۂ دفاع میں کوتاہی ایک ایسی معصیت، ایک ایسا فسق ہے جسے حدیث میں نفاق سے تعبیر کیا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے:

« مَنْ مَاتَ وَ لَمْ يَغْزُ وَ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنُ نِفَاقٍ »❶

’’جو اس حالت میں دنیا سے گیا کہ نہ تو کبھی اسلام کے دشمنوں سے جنگ کی اور نہ کبھی اپنے جی سے جہاد کی بات کہی یعنی جہاد کا عزم وارادہ بھی نہ کیا، تو اس کی موت ایسی حالت پر ہوئی جو نفاق کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔‘‘

میرے بھائیو! آج مطلع غبار آلود ہے۔ خون کی لالی افق پر چھا گئی ہے۔ جنگ کی آگ بھڑک اٹھی ہے اور کچھ بعید نہیں کہ اس کے شعلے ہماری سرحدوں کی طرف لپکیں تو اس صورت میں پاکستان کے ہر مسلمان پر یہ شرعاً واجب ہے کہ وہ اپنے دل میں دفاع کے اس فریضۂ شرعیہ کی ادائیگی کے لیے ایک طلب، ایک امنگ اور ایک ولولہ محسوس کرے۔ ہر وہ مسلمان جس کا دل اس عزم وطلب سے خالی ہے وہ ایمان واسلام کی روشنی سے محروم ہوا اور نفاق کی ظلمت اس کے دل پر چھا گئی۔ امام احمد ومسلم نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَوَادِّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكَى مِنْهُ شَيْءٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَ الْحُمَّى »❷

’’مسلمانوں کی مثال باہمی موّدت، محبت اور ہمدردی میں ایسی ہے جیسے ایک

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب ذم من مات ولم یغز...... الخ: ١٩١٠۔

❷ مسند امام احمد: ٢٧٠/٤۔ مسلم، کتاب البر والصلة والأدب، باب تراحم المؤمنین و تعاطفهم و تعاضدهم: ٢٥٨٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسم واحد کی، اگر اس کے ایک عضو میں شکایت پیدا ہوتی ہے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے اور تڑپ اٹھتا ہے۔''

پس اگر یہ سچ ہے کہ آج کشمیر کے مسلمان بھائی قید ومحن کی سختیاں جھیل رہے ہیں اور ڈوگرہ راج اور بھارتی سامراج کے ظلم وتشدد کا شکار ہو رہے ہیں، تو حیف ہے ہم پر اگر ان کے درد وکرب کو ہم اپنے قلب وجگر میں محسوس نہیں کرتے۔ اگر یہ سچ ہے کہ آج کشمیر کے محاذ پر مسلمانوں کی لاشیں خاک وخون میں تڑپ رہی ہیں، تو اللہ اور اس کے ملائکہ کی پھٹکار ہو ہم پر اگر ہم ان کے زخموں کی ٹیسیں اپنی روح کی گہرائیوں میں محسوس نہ کریں۔ ملت اسلامیہ جسم واحد ہے۔ اگر ہاتھ کی ایک انگلی زخمی ہوگئی ہے تو تمام اعضاء کا بے قرار ہونا بدیہی سی بات ہے اور جب تک وہ اعضاء کٹ کر جدا نہیں ہو جاتے ناممکن ہے کہ اس درد سے متاثر نہ ہوں۔

سردار عبدالقیوم اور ان کے ساتھیوں کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ شب غم کی آخری گھڑیاں ہیں، جی کڑا کرو، غم کی تاریکیاں بہت جلد چھٹ جانے والی ہیں۔ صبح آزادی کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ وہ دن قریب آ گیا ہے جب غلامی کی زنجیریں حریت پسندوں کی تیغ سے کٹ چکی ہوں گی اور کشمیر کی حسین، سرسبز وشاداب وادی ﴿ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ﴾[1] کے دلنواز زمزموں سے گونج اٹھے گی۔ مقبوضہ کشمیر کے جیل خانوں کی تنگ وتاریک کوٹھڑیوں میں زندگی بسر کرنے والو! تم جیل خانوں

[1] ''پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی۔'' (الانعام : ٤٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے روزنوں سے جھانک کر دیکھو! منزل قریب ہے، زنجیروں کی جھنکار تیز کرو ؎

ان قید و سلاسل کو ہم تم سکھلائیں گے شورش بربط و نَے
وہ شورش جس کے آگے زبوں ہنگامۂ طبل قیصر و کَے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ تبوک میں ہمارے لیے سامان عبرت ہے

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی حکایت خود ان کی زبانی

حضرت مولانا پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ کا خطبۂ جمعہ جو انھوں نے ۲۷؍اگست کو دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں ارشاد فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ تبوک میں ہمارے لیے سامانِ عبرت ہے

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی حکایت خود ان کی زبانی:

﴿ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَ ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَ ظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيۡهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ﴾[1]

آج ہمارے ملکی حالات کا دھارا جس رخ پہ بہہ رہا ہے، غزوۂ تبوک میں ہمارے لیے بہت کچھ عبرت کا سامان ہے۔ ہجرت کے نویں سال تمام ملک عرب میں یہ خبر پھیل گئی کہ رومیوں کی فوج نے مسلمانوں پر دھاوا بولنے کی ٹھان لی ہے۔ شام کے قبطی سوداگروں نے جو مدینہ میں روغن زیتون بیچنے آتے تھے، خبر دی کہ رومیوں نے شام

[1] ''اور تین شخصوں کے حال پر بھی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے، پھر ان کے حال پر توجہ فرمائی تا کہ وہ آئندہ بھی توبہ کر سکیں۔'' (التوبۃ: ۱۱۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک بھاری لشکر اکٹھا کیا ہے، حضور علیہ السلام نے بھی جنگ کی تیاری کا حکم دے دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کفار سے جنگ کرنے کے لیے عجب جوش و ولولہ پیدا ہوا۔ جہاد کی تیاری کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر مال ومتاع کا ڈھیر لگا دیا۔ وہ یہی موقع تھا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا اثاثہ بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا تھا اور جب ان سے پوچھا گیا تھا: ((مَا اَبۡقَیۡتَ لِأَهۡلِكَ ؟)) ''اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی رکھا ہے؟'' تو اس پیکر ایثار نے جواب دیا تھا: ((أَبۡقَیۡتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهُ))
''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔'' [1]

انہیں اس بات کی معرفت تھی کہ اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی سب سے بڑا سرمایۂ حیات ہے۔

جہاد میں شریک ہونے کے لیے منت وزاری:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار مجاہدین کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ بعض نادار مسلمان اس بنا پر جانے سے رہ گے کہ ان کے پاس سامان سفر نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے روانہ ہورہے تھے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ لوگ زار قطار روتے تھے کہ ہمیں اس سعادت سے محروم نہ رکھیے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کر دینے کا یہ سنہری موقع ہے۔ وہ منت سماجت کررہے تھے کہ ہمیں بھی ساتھ لے چلیں مگر بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ اٹھارہ اٹھارہ آدمیوں کے حصے میں ایک

[1] جامع الترمذی ، کتاب المناقب، باب رجاء ہ ان یکون ابوبکر لمن یدعی من جمیع ابواب الجنة : ٣٦٧٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواری آئی تھی۔ ان کے لیے سواریوں پر گنجائش نہ ہوسکی اور آپ ﷺ نے معذرت چاہی۔ اللہ کو ان کا یہ جذبہ اتنا پیارا معلوم ہوا کہ اس نے اپنے آخری اور لافانی صحیفے میں ان کے ذکر کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا:

﴿ وَّ لَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴾ (التوبة : ۹۲)

''ان لوگوں پر تو کچھ گناہ نہیں جو آپ کے پاس آئے کہ آپ انہیں بھی سوار کر لیں، تو آپ ﷺ نے کہا، میرے پاس کوئی سواری باقی نہیں رہی جس پر تمہیں سوار کر سکوں۔ وہ (کلیجے پر پتھر رکھ کر) لوٹ گئے مگر ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک رہے تھے، اس غم کے مارے کہ ان کے پاس خرچ نہیں کہ وہ ساتھ جا سکیں۔''

ذرا غور کیجیے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کا کون سا مقام ہے۔ آپ ﷺ کی صحبت کے فیض سے وہ محبت الٰہی کے نشے میں کیسے سرشار تھے کہ وہ اپنا سر اللہ کی راہ میں کٹوانے کے لیے بے تاب تھے۔ جب اس کا موقع نہ ملا تو وہ رو رو کر نڈھال ہوگئے۔ وہ روتے اس لیے تھے کہ جب اسلام کی عزت و ناموس کی خاطر مسلمان سختیاں جھیل رہے ہوں گے اور مسلمانوں کے لاشے خاک و خون میں تڑپ رہے ہوں گے ہم بدبخت نامراد اپنے گھروں کی چھتوں کے نیچے آرام و راحت کی نیند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو رہے ہوں گے۔

انتہائی بے سروسامانی:

گرمی شدت کی پڑ رہی تھی، مسافت لمبی تھی، فصل پک چکی تھی اور کٹائی کا وقت آ گیا تھا، بے سروسامانی کا یہ عالم کہ دو دو صحابہ کے حصے میں ایک ایک کھجور آتی تھی۔ پھر نوبت یہاں تک پہنچی کہ کئی مجاہدین ایک ہی کھجور باری باری چوستے اور پانی پی کر گزر اوقات کرتے تھے۔ پھر پانی کا فقدان ہوا اور اونٹوں کی آلائش نچوڑ کر پینے کی نوبت آ گئی۔ سواریوں کی ایسی قلت کہ ایک ایک سواری پر دس دس آدمی اترتے چڑھتے جا رہے تھے۔ اس لیے اس لشکر کا نام ''جیش العسرۃ'' مشہور ہوا۔

﴿ اَلَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡہُ فِیۡ سَاعَۃِ الۡعُسۡرَۃِ ...... ﴾ (التوبۃ :۱۱۷)

''جنھوں نے ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا......''

تین صحابی جو جنگ میں حاضر نہ ہو سکے:

تین آدمی مقدور ہونے کے باوجود جہاد میں شریک نہ ہو سکے۔ حضرت کعب بن مالک، بلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سابقین انصار میں سے ہیں اور ان بہتر مخلصین میں سے جو بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، ان کے اخلاص میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ کوئی فساد نیت نہ تھا، بس بشریت کا تقاضا غالب آ گیا اور نکلتے نکلتے دیر ہوگئی حتیٰ کہ مسلمانوں کا لشکر واپس آ گیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک لمبی روایت خود حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی زبانی نقل کی ہے اور اس واقعہ کے لیے خاص باب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باندھا ہے۔ اس روایت کے بعض حصے اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''لوگ جہاد کے لیے سامان سفر تیار کر رہے تھے، مگر مجھے کچھ تشویش نہ تھی۔ اللہ کے فضل سے ہر طرح کا سامان مجھے میسر تھا۔ ایک نہیں، دو سواریاں میرے پاس تھیں۔ خیال تھا کہ میں آجکل میں لشکر سے جاملوں گا۔ اسی ادھیڑ بن میں وقت نکل گیا۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک پہنچ کے فرمایا: ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ))

''کعب بن مالک (رضی اللہ عنہ) کو کیا ہوا؟''

بنی سلمہ کے ایک آدمی نے کہا:

''اس کی عیش پسندی نے اسے نکلنے کی اجازت نہیں دی۔''

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پاس کھڑے تھے، کہنے لگے: ((بِئْسَمَا قُلْتَ ؟ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا))

'تو نے کتنی بری بات کہی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! ہم نے تو کعب رضی اللہ عنہ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ شہر خالی ہو چکا تھا، میں گھر سے باہر نکلتا تو پکے منافقوں اور چند اپاہج اور معذور مسلمانوں کے سوا کوئی دکھائی نہیں دیتا تھا۔ میں سخت شرمندہ ہوا اور ابھی سفر کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی پریشانی اور بارگاہِ رسالت میں حاضری:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سخت پریشان ہوئے کہ میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ منافقین جھوٹے حیلے بہانے تراش رہے ہیں اور چونکہ شریعت میں حکم ظواہر پر ہوتا ہے، وہ ظاہری گرفت سے چھوٹ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے عذر قبول کر رہے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تمہیں بخشے، اللہ تمہارے دلوں کے حال سے آگاہ ہے۔ حتیٰ کہ کعب رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا:

«تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضِبِ»

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غضب آمیز تبسم فرمایا۔'' ...... ؎

میں نے فانی ڈوبتے دیکھی ہے نبض کائنات
جب مزاجِ دوست کچھ برہم نظر آیا مجھے

غیر حاضری کی وجہ دریافت کی۔ کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس غیر حاضری کا کوئی عذر نہیں، میں مجرم ہوں۔ اب آپ جو فیصلہ چاہیں، میرے حق میں دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ»[1]

''البتہ یہ شخص سچی بات کہہ رہا ہے، اچھا جاؤ اور وحی الٰہی کا انتظار کرو۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''أَمَّا هٰذَا'' میں بہت کچھ کہہ دیا اور سب کچھ بین السطور کہا۔

---

[1] بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث کعب بن مالك: ٤٤١٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضۂ دفاع میں کوتاہی سنگین جرم ہے:

آپ نے دیکھا کہ فریضۂ دفاع میں کوتاہی اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں اتنا بڑا جرم قرار پایا کہ اعتراف جرم بھی کیا اور ندامت بھی ہوئی، لیکن مغفرت نہ ہو سکی۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ ان تینوں کا سوشل بائیکاٹ کرو، ان سے تمام تعلقات منقطع کر دو، کوئی ان سے بات چیت نہ کرے، نہ کوئی ان کے سلام کا جواب دے۔ یہ تینوں مجرم ہیں اور ان کا جرم بڑا ہی سنگین ہے کہ عین اس وقت جبکہ مسلمان اسلام کی عزت و ناموس کے دفاع کے لیے صعوبتیں جھیل رہے تھے، یہ دنیا کے دھندے میں لگے رہے، پھر ان کی بیویوں کو حکم ملا کہ وہ بھی ان سے الگ ہو جائیں اور ان سے کوئی واسطہ نہ رکھیں۔

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں......اس حکم کے ملتے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہم سے منہ پھیر لیا۔ کوئی ہم سے بات تک کرنے کا روادار نہ تھا۔ ہم ایک ایک کا منہ حسرت سے تکتے تھے اور زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود ہم پر تنگ ہو گئی۔ میرے دونوں ساتھی گھر بیٹھ گئے۔ اللہ کے حضور گریہ و زاری کرتے رہے، میں اپنی قوم میں سخت جان تھا۔ میں جماعت کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا۔ نماز کے بعد میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرتا اور دیکھتا رہتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں نے حرکت کی یا نہیں۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی کہیں نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا اور آنکھ چرا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا جامی کا شعر یاد آ گیا ؎

خوش آنکہ تو نشینی و من پیش روئے تو

سازم بہانہ بہر نگاہے نماز را

آپ ﷺ کے دیدار کی تدبیر اس سے بہتر اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ تشریف فرما ہوں اور آپ کے چہرۂ انور کے آس پاس کہیں آپ کے مکھڑے پر ایک بھرپور نظر ڈالنے کی خاطر میں کئی کئی رکعتیں پڑھوں۔ فرماتے ہیں، میں جب آپ ﷺ کی طرف منہ موڑتا، تو آپ ﷺ مجھ سے رخ پھیر لیتے۔ زندگی اجیرن ہوگئی، میں تنگ آ کر اپنے چچازاد بھائی ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ ((وَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ)) ''خدا کی قسم! اس نے مجھے سلام کا جواب تک نہ دیا۔'' میں نے بہتیرا چاہا کہ وہ مجھ سے بات کرے، مگر اس نے ایسی چپ سادھی کہ مجھ سے کوئی بات نہ کی۔

غسان کے عیسائی بادشاہ نے یہ حال سنا تو خوش ہوا کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کا خوب موقع ہاتھ آیا۔ کعب رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا: '' فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ ...... فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ '''' ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تیرا آقا تم پر سخت ظلم ڈھا رہا ہے ...... ہمارے پاس چلے آؤ ہم تیری چارہ سازی کریں گے، ہم تیری غمگساری کریں گے۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے قاصد کی موجودگی میں خط پڑھتے ہی آگ میں جھونک دیا۔ اس اندھے کو کیا خبر تھی کہ وہ جو نبی اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب تھے ان کی نظر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رحمۃ للعالمین ﷺ کی جفائیں بھی غیروں کی وفاؤں سے ہزار درجہ افضل تھیں ؎

اے جفاہائے تو خوش تر ز وفائے دیگراں

ان مومنین صادقین پر یہ آزمائش پورے پچاس دن رہی۔حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمالی اور سورۂ توبہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (التوبة: ١١٨)

''اور وہ تین آدمی جن کا معاملہ فیصلۂ الٰہی کے لیے ملتوی کر دیا گیا،سو جب تمام مسلمانوں نے ان سے قطع تعلق کر لیا تو زمین اپنی ساری وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی۔ وہ اپنی زندگی سے بھی بیزار ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اس سے انہیں پناہ دے، پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو توبہ قبول کرنے والا اور خطا کاروں پر مہربان ہے۔''[1]

اس واقعہ سے فریضۂ دفاع کی اہمیت وقطعیت ابھر کر ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ جب رومیوں نے حملے کی تیاریاں کیں تو ہر مسلمان پر جہاد شرعاً واجب ہو گیا۔ اگرچہ گرمی شدت کی پڑ رہی تھی اور منافق کہتے تھے:

﴿ لَا تَنْفِرُوْا فِى الْحَرِّ ......﴾ (التوبة : ٨١)

[1] بخاری، کتاب المغازی، باب حديث كعب بن مالك: ٤٤١٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس شدت کی گرمی میں تو جہاد کے لیے نہ نکلو۔''

اللہ تعالیٰ نے کہا:

﴿ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴾ (التوبة : ٨١)

''آپ ﷺ ان سے کہہ دیجیے کہ جہنم کی آگ اس سے بھی زیادہ تپش والی ہے۔ اے کاش! کہ وہ سمجھ بوجھ رکھتے۔''

سفر دور دراز کا تھا، بے سروسامانی حد سے گزری ہوئی تھی۔ حجاز میں فصل پک چکی تھی اور کٹائی کا وقت آ گیا تھا اور ٹکر (مقابلہ) اس سلطنت سے تھی جو آدھی دنیا پر چھائی ہوئی تھی لیکن کوئی عذر قبول نہ ہوا۔ اگر مشکلات اور مجبوریوں کے عذر سنے جا سکتے تو ان حالات سے بڑھ کر کون سے حالات عذر داری کے لیے مناسب ہو سکتے تھے، مگر دفاع کا فرض ایسا سخت اور اٹل تھا کہ کوئی عذر مسموع نہ ہوا۔ حکم ہوا کہ تمام سختیاں جھیل لو، مگر دشمن کو روکنے کے لیے بہرصورت، بہرکیف کھڑے ہو جاؤ۔

پھر دیکھیے! وہ تین مسلمان جو جہاد میں شریک نہ ہو سکے، پکے مومن تھے، وہ ہر معرکہ میں شریک ہوتے رہے۔ وہ زندگی بھر اللہ اور رسول ﷺ کی خاطر قربانیاں دیتے رہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک ﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ ﴾ میں سے تھے اور ان تہتر جاںنثاروں میں سے تھے جو بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اور اس دفعہ جہاد میں شریک ہونے سے اگر رہ گئے تو کسی فساد نیت کی بنا پر نہیں، بلکہ محض بتقاضائے بشریت مستعدی سے کام نہ لیا۔ تاہم دیکھو! فریضۂ دفاع میں کوتاہی اللہ تعالیٰ کی نظر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایسا سنگین جرم قرار پایا کہ زندگی بھر کی نیکیاں کام نہ آ سکیں۔ اعتراف جرم اور خجالت کے باوجود سخت سے سخت سزا جو دی جاسکتی تھی، دی گئی۔ اسلامی برادری سے نکال دیے گئے۔ پچاس دن مسلسل اور پیہم گریہ وزاری کرتے رہے، تب کہیں جا کر توبہ قبول ہوئی۔

بارگاہِ الٰہی میں توبہ کی قبولیت کا جو حال ہے، آپ کو معلوم ہے۔ بارگاہِ جہاں سے پیہم یہ صدا آتی ہے:

باز آ باز آ ہر آں چہ ہستی باز آ — گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہہ مادر گہہ نو میدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

وہ بارگاہ جس کا یہ عالم ہے:

« لَوْ خَطِئْتُمْ حَتّٰی تَمْلَأَ خَطَايَاكُمْ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللّٰهَ لَغَفَرَ لَكُمْ »[1]

''اگر تم زمین سے لے کر آسمان تک تمام خلا اپنی خطاؤں سے بھر دو، پھر آ کر مجھ سے بخشش مانگو تو اللہ سب کو بخش دے گا۔''

مگر دیکھو! اسلام اور ملت اسلامیہ کی عزت و ناموس کی حفاظت اور مدافعت سے غفلت کرنا اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایسا سخت جرم قرار پایا کہ ندامت اور خجالت کے باوجود انہیں مسلسل پچاس دن کی سزا بھگتنی پڑی، تب کہیں جا کر توبہ قبول ہوئی۔

---

[1] مسند امام احمد: ۲۳۸/۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامان عبرت:

آج اس واقعہ میں ہمارے لیے بڑا ہی عبرت کا سامان ہے۔ جنگ ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ کشمیر میں کئی بستیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ نہتے اور کمزور مسلمانوں پر گولیاں برسائی جا رہی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود پاکستان کی سرحدوں کے اندر داخل ہو کر گجرات اور سیالکوٹ پر بھارتی طیاروں نے بم برسائے، حجت تمام ہو چکی۔ اب اگر ہندوستان سے ٹکر ہوتی ہے اور تمام سرحدوں پر جنگ کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اور (خاکم بدہن) پورا ملک اس آگ کی لپیٹ میں آ جاتا ہے، تو ایسی صورت میں ہر مسلمان پر شرعاً واجب ہوگا کہ وہ ملت اسلامیہ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لیے مال وجان کی ہر قربانی دینے کے لیے اٹھ کھڑا ہو۔ ہر وہ شخص جو فریضۂ دفاع کی ادائیگی میں کوتاہی کرے گا، ہر وہ شخص جس کے دل پر موت کے خوف سے لرزہ طاری ہوگا اور جہاد سے گریز کے لیے حیلے بہانے تراشے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں سنگین مجرم ہے، وہ شخص اپنے زہد وتقویٰ، علم وفضل، تہجد گزاری اور شب زندہ داری کے باوجود اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں سب سے بڑا سیاہ کار اور گنہگار ہوگا۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم سے خطاب

وقت کی پکار

یہ خطبہ حضرت مولانا پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ نے 10 ستمبر 1965ء کو دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کی پکار

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے پچھلے خطبے میں کہا تھا کہ جنگ کی وہ آگ جو کشمیر کے محاذوں پر بھڑکی ہے کچھ بعید نہیں کہ اس کے شعلے پاکستان کی سرحدوں کی طرف لپکیں۔ ان شعلوں کی لپیٹ میں آخر پورا ملک آ گیا۔ لاہور پر ہندوستان کے ناگہانی حملے سے حالات کا دھارا یکا یک ایک نئے رخ پر بہنے لگا ہے۔ ہمارے ملک کی تاریخ میں یقیناً ایک نہایت ہی نازک اور اہم دور کا آغاز ہے۔ تاریخ عالم اٹھا کر دیکھیے معزز قومیں باضابطہ جنگ کا اعلان کرتی ہیں۔ ہندوستانیوں نے حملہ اچانک کیا۔ کسی کو غافل پا کر بے خبری کی حالت میں یکایک حملہ کر دینا بزدلانہ حرکت ہے، یہ چوروں اور ڈاکوؤں کو تو زیبا ہے، لیکن کسی معزز اور بہادر قوم کو زیبا نہیں۔ ہندوستانیوں کو اپنی فوج کی تعداد اور جنگی ساز وسامان کی کثرت پر گھمنڈ تھا، اس نے مادی طاقت کے نشہ میں سرشار ہو کر ہم پر یلغار کی:

﴿ وَ لَنْ تُغْنِیَ عَنْکُمْ فِئَتُکُمْ شَیْئًا وَّ لَوْ کَثُرَتْ وَ اَنَّ اللّٰہَ مَعَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الانفال : ۱۹)

''اے دشمنانِ امت محمدیہ! تمہارا جتھا ہرگز تمہارے کچھ بھی کام نہ آ سکے گا چاہے تمہاری فوج کی تعداد کتنی بھی زیادہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ایمان رکھنے والوں کے ساتھ ہے۔''

یہ محض توفیق الٰہی ہے:

یہ محض توفیق الٰہی ہے کہ دشمن کے ساز وسامان اور افواج کی کثرت کے باوجود تم نے انہیں اپنی سرحدوں سے باہر مار بھگایا ہے۔ اگر اللہ کی مدد شامل حال نہ ہوتی تو ہم حالات پر قابو نہیں پا سکتے تھے۔ ہماری تمام بداعمالیوں اور معصیتوں کے باوجود اللہ نے ہماری یاوری و مدد کی۔ پس اللہ کے سامنے جھک جاؤ، اس کے سامنے گڑگڑاؤ۔ اللہ نے آیت مذکورہ میں جہاں اپنی معیت ونصرت کا ذکر کیا، تو ساتھ ہی کہا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴾ (الانفال: ۲۰)

''اے ایمان والو! ہم نے تمہاری نصرت واعانت کی اور شکست کی ذلت و نامرادی سے بچا لیا، تو تم پر واجب ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو۔''

پس اللہ کے سامنے جھک جاؤ۔ اس کا شکریہ بجالاؤ، سجدۂ شکرانہ ادا کرو۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی نصرت و حمایت کا ذکر کیا تو ساتھ ہی کہا کہ اب تو اللہ سے ڈرو اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرہیزگاری اختیار کرو:

﴿ وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۲۳)

''یقیناً اللہ نے جنگ بدر میں تمہاری مدد کی، حالانکہ تم ناتواں تھے، جنگی سامان بھی کم تھا اور فوج بھی نسبتاً کم تھی، پس تقویٰ اختیار کرو، تا کہ شکرگزار بن جاؤ۔''

گویا اللہ کے نزدیک شکرگزاری یہی ہے کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

آدابِ جنگ، کتاب وسنت کی روشنی میں:

پس ہر مسلمان سپاہی جو جنگ کے محاذ پر اس وقت لڑ رہا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے بتلائے ہوئے طریقے پر جنگ لڑے اور میدان جنگ میں کتاب وسنت ہی کو مشعل راہ بنائے، ہمارا ہر عمل اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے، ہمارا جینا اور مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے۔

اے افواجِ پاکستان:

اے لشکر اسلام کے سپاہیو! جنگ بھی اللہ ہی کے لیے کرو، جنگ اس نیت سے کرو کہ اللہ کا حکم ہے:

﴿ وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ ﴾ (البقرة : ۱۹۰)

''اللہ کی خاطر ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ اس نیت سے کرو کہ تم امت محمد یہ کے افراد ہو، جنگ اس نیت سے کرو کہ تم محمد ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو اور وابستگان محمد کی رسوائی اسلام کی رسوائی ہے۔قرآن نے جہاں بھی قتال کا حکم دیا ہے، فی سبیل اللہ کا لفظ التزام کے ساتھ بولا۔ پس جنگ اللہ ہی کے لیے کرو، خون اور نسل کے رشتوں کی بنا پر جنگ مت کرو، محض ملک گیری کی ہوس میں یلغار نہ کرو، محض اپنی انا نیت کو تسکین دینے کے لیے جنگ مت کرو۔

ترمذی شریف میں ہے:

«مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ»[1]

''اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ بھی ایسی تباہی و بربادی نہیں مچاتے، جس قدر مال و جاہ کی ہوس انسان کا دین برباد کر دیتی ہے۔''

پھر مسلم شریف کی وہ حدیث جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کس قدر اس حقیقت کی وضاحت کرنے والی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے پہلا شخص جس کے خلاف فیصلۂ خداوندی صادر ہوگا، ایک شہید ہوگا، اسے بارگاہِ الٰہی میں لایا جائے گا۔ اللہ اس سے کہے گا، میں نے تم پر یہ نوازشیں کیں، تم نے میرے لیے کیا کیا؟ وہ کہے گا، میں تیری خاطر لڑتا رہا حتیٰ کہ میں نے تیری راہ میں اپنی جان بھی دے ڈالی، اللہ کہے گا:

[1] جامع الترمذی، کتاب الزهد، باب حديث ما ذئبان ...... الخ: ٢٣٧٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ»❶

''تو جھوٹ بول رہا ہے، تو تو اس لیے جنگ کرتا رہا کہ تو ہیرو کہلائے، تجھے بہادر اور دلیر کہا جائے، تو دنیا میں تم پرداد وتحسین کے ڈونگرے برسائے جا چکے۔ پھر اسے منہ کے بل اوندھا گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ اسے دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔''

ان لوگوں کی بدنصیبی اور محرومی میں کیا شبہ ہوسکتا ہے جو جنگ کی تمام صعوبتیں اور کلفتیں جھیلتے ہیں، لیکن فساد کی وجہ سے ان کا اجر وثواب غارت ہوگیا، پس اسلام کا سب سے پہلا تقاضا یہ ہے کہ نیتوں کو سیدھا کر واور محض فسادِ نیت کی بنا پر تم اجر وثواب سے محروم نہ رہو۔

ہمارے بعض زعماء جنہوں نے مغرب کی آغوش میں پرورش پائی ہے اور جن کے ذہنوں پر مغرب زدگی کی چھاپ لگی ہوئی ہے، ان کی زبانوں پر عزت نفس اور وطن کے لفظ بار بار آتے ہیں۔ اے کاش! وہ یہ بھی کہیں کہ ہماری جنگ اسلام کی عزت وناموس کی جنگ ہے۔ میں نے بارہا کہا اور آج پھر کہتا ہوں اور جب تک میری زبان میں قوت گویائی موجود ہے، میں یہ کہتا رہوں گا اور اس بات کے اعلان سے کبھی باز نہیں آؤں گا کہ یہ جاہ وحشمت اور ملک گیری کی ہوس، یہ خون ونسل کا رشتہ وپیوند ؎

بتان وہم وگماں لا الہ الا اللہ

❶ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قاتل للریاء والسمعۃ استحق النار: ۱۹۰۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جم کر لڑو:

پس جنگ کے جو آداب اللہ نے سکھائے ہیں ان پر سختی سے کار بند ہو جاؤ:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ (الأنفال: ٤٥)

''اے ایمان والو! جب کسی قوم سے تمہاری مڈبھیڑ ہو جائے تو تم جم کر لڑو اور ڈٹ جاؤ۔''

تم یہ مت بھولو کہ تم اس شاہ امم کے دامن سے وابستہ ہو جو عزم و ہمت کا سراپا، جو صبر و استقامت کا ہمالہ تھا، جو معرکۂ حنین میں تنہا رہ گیا۔ تیروں کی بوچھاڑ ایسی زور کی تھی کہ سب اس مقام سے پیچھے ہٹ گئے اور آپ اس تیروں کی بارش میں تنہا کھڑے رہے ؎

کوہ خجل ماندہ از ثبات محمد

تیروں کا مینہ برس رہا تھا اور آپ ﷺ للکار رہے تھے:

«أَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبَ، أَنَاابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ» ❶

''میں نبی ﷺ ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

پس جم کر لڑو اور پیٹھ مت دکھاؤ کہ پیٹھ دکھانا تمہارے مذہب میں سب سے بڑا گناہ ہے

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ○ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ

❶ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب قول الله تعالى ...... الخ : ٤٣١٥ـ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدۡ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاۡوٰهُ جَهَنَّمُ وَ بِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴾ (الانفال: ۱۵،۱٦)

''اے ایمان والو! جب کافروں سے تمہاری ٹکر ہو، تو پیٹھ مت دکھاؤ اور جو شخص اس وقت کافروں کو پیٹھ دکھائے گا بھاگنے کی نیت سے، اس پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔''

شیخ شیراز نے اسی آیت کی روشنی میں کہا تھا ؎

آں نہ من باشم کہ روزے جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

''میں وہ نہیں ہوں کہ تو جنگ کے دن میری پیٹھ دیکھے، میں وہ ہوں کہ تو میرا سر خاک وخون میں لتھڑا ہوا دیکھے گا۔''

اللہ کا ذکر تمہاری زبانوں پر جاری ہو:

دوسری بات یہ کہی کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو، اگر ان دو باتوں کا التزام کرو گے تو فتح یابی اور کامرانی تمہارے قدم چومے گی۔ پس دشمن پر ٹوٹ پڑو:

﴿فَاضۡرِبُوۡا فَوۡقَ الۡاَعۡنَاقِ وَ اضۡرِبُوۡا مِنۡهُمۡ كُلَّ بَنَانٍ ﴾ (الانفال: ۱۲)

''ان کی گردنوں پر مارو اور ان کے پرزے اڑا دو۔''

دشمن پر دھاوا بولو تو تمہاری زبانوں پر اللہ کا ذکر جاری ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانی لشکر تمہاری پشت پناہی کریں:

میں نے تمہیں ہدایت کی راہ سجھا دی ہے اس راہ پر گامزن ہوکر اللہ کی نصرت و حمایت کے کرشمے دیکھو، اگر اس راہ پر گامزن ہو جاؤ تو دشمن اپنے تمام جنگی آلات اور شیطانی لشکروں کے باوجود تمہارا بال بیکا نہ کر سکے گا۔ ایک بے پناہ قوت اور لازوال طاقت تمہیں حاصل ہوگی، کائنات کی تمام قوت اور طاقتیں سمٹ کر تمہارے دست و بازو بن جائیں گی۔ آندھیاں اور طوفان تمہاری یاوری و مدد کے لیے اٹھیں گے۔ بجلیوں کے کوندے تمہارے دشمنوں کی طرف لپکیں گے، آسمانی لشکر تمہارے دشمنوں پر جھپٹیں گے اور ان کو نیست و نابود کر دیں گے۔ اگر زمین کی پشت پر بسنے والی شیطانی قوتیں تمہارا ساتھ نہیں دیں گی تو تم یقین کرو کہ آسمانی لشکر تمہاری پشت پناہی کے لیے آسمان سے اتریں گے:

﴿ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا...... ﴾(الأحزاب : ۹)

''اور ہم نے ان پر زناٹے کی آندھی بھیجی اور وہ لشکر تمہیں نظر نہ آتے تھے۔''

یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں محض جذبات کی رو میں بہہ کر نہیں کہہ رہا، بلکہ کتاب اللہ کی روشنی میں کہہ رہا ہوں: ﴿ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا ﴾ (التوبة : ٤٠)''اور ان لشکروں سے اس کی مدد کی جن کو تم دیکھ نہیں رہے تھے۔'' اور دوسری جگہ فرمایا: ﴿ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ﴾ (التوبة : ٢٦)''اور اپنے وہ لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھ نہیں رہے تھے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھو! اس کائنات میں تصرف و اختیار اللہ ہی کا ہے، پس اس کے ساتھ تعلق پیدا کرو۔ میرا یہ ایمان ہے اگر آج بھی تم میں وہ یقین اور للّٰہیت پیدا ہو تو اللہ کے فرشتے تمہاری مدد کے لیے اتریں گے:

﴿سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا﴾
(الفتح : ٢٣)

''یہ اللہ کا اٹل اور غیر مبدل قانون ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور اللہ کا قانون (زمانے کی لنبان چاہے کتنی بھی آگے بڑھ جائے) بدل نہیں سکتا۔''

جب انسان کا تعلق اس قادر مطلق سے ہوتا ہے تو اسے ایک ایسی قوت عطا ہوتی ہے جو ناقابل تسخیر ہوتی ہے۔ اسے ایک ایسا عزم عطا ہوتا ہے جو غیر متزلزل ہوتا ہے۔ اقبال نے بجا کہا ؎

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

ہمارا دشمن یقین و ایمان کی دولت سے محروم ہے:

وہ لوگ جن سے ہماری ٹکر ہے یقین و ایمان کی دولت سے محروم ہیں۔ نہ ان کا کوئی نظریہ حیات ہے، نہ زندگی کا کوئی نصب العین ہے جس کی قربان گاہ پر وہ اپنے مال اور اپنی جان کو بھینٹ چڑھائیں۔ وہ شہادت کی جاوداں زندگی کے تصور سے یکسر عاری ہیں۔ وہ جن کی ہزار سالہ تاریخ غلامی اور تعبد کی ایک لامتناہی حکایت ہے۔ وہ جن کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہڈیوں میں غلامی کی خستیں رچی ہوئی ہیں، وہ جن کے ضمیر میں غلامی کی دنائتیں گندھی ہوئی ہیں...... وہ قوم اس ملت اسلامیہ سے ٹکر لینے کی جسارت کرتی ہے جس کی تاریخ جواں مردی اور بہادری کے ولولہ انگیز کارناموں سے بھری پڑی ہے، جس کی تاریخ مسلسل اور پیہم غزوات کی تاریخ ہے۔

اے اسلامی لشکر کے سپاہیو! تم یہ مت بھولو کہ تم حیدر کرار اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کی شجاعت کے وارث ہو تم یہ مت بھولو کہ سعد بن ابی وقاص اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہما کی سرفروشیوں اور جاں سپاریوں کی روایات کے تم حامل ہو اور طارق بن زیاد رحمہ اللہ کی فتوحات کی میراث تمہارے حصے میں آئی ہے، ان عظیم الشان روایات کو زندہ و سلامت رکھو اور اس ہندوستانی سامراج کے پرزے اڑا دو جو اللہ کی سرزمین پر فساد پھیلا رہی ہے۔

پاکستانی فوج کو خراج تحسین:

ہندوستان کے اس ٹڈی دل لشکر کے ناگہانی حملے کو ہماری فوجوں نے جس جواں مردی اور بہادری سے پسپا کیا اور جس بے جگری سے ملک وملت کی آبرو پر اپنی جانوں کو حقیر ترین متاع سمجھ کر بے دریغ نچھاور کیا، اس کی یاد ہمارے دلوں سے کبھی محو نہیں ہوسکتی، ہمارے دل ان کی محبت واحترام سے لبریز ہیں۔ انہوں نے اپنے اسلاف کی روایت کو زندہ اور تابندہ کردیا ہے۔ ان کی شجاعت اور بسالت نہ صرف پاکستان کی تاریخ میں بلکہ ملت اسلامیہ کی تاریخ میں ایک درخشاں اور چمکتا ہوا باب بن گئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والا مؤرخ مجبور ہو گا کہ اس عظیم الشان کارنامے کے لیے وہ ایک مستقل باب باندھے اور اگر کسی مؤرخ نے اپنی عصبیت کی بنا پر اس کارنامے کا ذکر نہ کیا تو اس کی تاریخ نامکمل اور ادھوری رہ جائے گی۔

وہ مسلمان سپاہی جو ہندوستانی لشکر کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے، اس لشکر کے ساتھ جو ہماری سرزمین کو تاراج کرنے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا، ان کی شہادت نے قوم کی رگوں میں زندگی کی لہر دوڑا دی ہے۔ یاد رکھو! آزادی کے درخت کی قدرتی کھاد بہادر نوجوانوں کی ہڈیاں اور گرم لہو ہے۔ جیسے چند ڈالیوں کی کاٹ چھانٹ سے پودوں کی نشو و نما ہوتی ہے اور چند پتوں کی تراش خراش سے باغ سرسبز و شاداب ہوتا ہے، بالکل اسی طرح گردنیں کٹوا کر ہی قوم کو زندگی اور بقا حاصل ہوتی ہے۔

پاکستانی عوام سے خطاب:

جب لاہور پر تین اطراف سے یکایک حملہ ہوا تو بالعموم عوام نے جس سکون و اطمینان اور وقار کے ساتھ صورت حال کا مقابلہ کیا وہ ایک مسلمان قوم کے شایان شان تھا۔ لیکن تم میں سے بعض نے ہراساں ہو کر بھگدڑ مچائی اور موت سے بچنے کے لیے پاگلوں کی طرح کوئی تم میں سے راولپنڈی بھاگا اور کسی نے پشاور کا رخ کیا۔ تم نے سمجھا کہ راولپنڈی اور پشاور میں موت نہیں آتی ہے اور وہ صرف لاہور پر ہی منڈلا رہی ہے۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا پھر راولپنڈی پر بم باری نہ ہوئی ؟ کیا پشاور بموں کی زد سے محفوظ رہ گیا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھو! موت کا ایک دن معین ہے، دنیا کی کوئی طاقت اسے مقدم یا مؤخر نہیں کرسکتی ہے:

«وَ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَّضُرُّوْكَ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ » [1]

''اگر تمام لوگ اکٹھے ہو کر یہ چاہیں کہ اللہ کے معین کردہ وقت سے تمہاری موت کو ہٹادیں، تو وہ اس پر ہرگز قادر نہیں ہو سکتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

﴿ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ﴾ (النساء : ٧٨)

''اگر تم مضبوط قلعوں میں بھی اپنے آپ کو بند کرلو تو موت تمہیں وہاں بھی جادبوچے گی۔''

پھر تم اس سے بھاگ کر کہاں جاسکتے ہو؟ عرب لوگوں کا مقولہ ہے:

''اَلْمُسْتَمِيْتُ لَا يَمُوْتُ'' ''موت کے پنجے میں پنجہ ڈالنے والا کم ہی مرتا ہے، موت سے بھاگنے والے کو موت زیادہ دبوچتی ہے۔'' مسلمان تو موت کے پنجے میں پنجہ ڈال کر مسکراتا ہے۔

چو مرگ آید تبسم برلب اوست

[1] مسند امام احمد: ٢٩٣/١

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء سے خطاب:

قرآن مجید نے جہاں جنگ کے آداب سکھائے اور تعلیم دی کہ جم کر لڑو اور اللہ کا ذکر تمہاری زبانوں پر جاری ہو، ساتھ ہی یہ بھی تلقین کی:

﴿ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ﴾ (الانفال : ٤٦)

''اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تم ہمت ہار بیٹھو گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔''

گو اتحاد و یگانگت کی ضرورت ہر وقت ہوتی ہے لیکن جنگ کے زمانے میں اتحاد و یگانگت کی ضرورت شدید تر ہو جاتی ہے۔ ہر وہ مولوی جو اس وقت قوم کو فروعی اور اختلافی مسائل میں الجھاتا ہے اور یوں مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کا باعث بنتا ہے، ملک وملت کا غدار ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں سنگین مجرم ہے، وہ ملی وحدت اور سالمیت کا دشمن ہے۔

صدر مملکت سے اپیل:

اسلامی نقطۂ نظر سے مسلمان قوم کا ہر فرد سپاہی ہے اور اس پر شرعاً واجب ہے کہ وہ جہاد میں بدنی طور پر شریک ہو۔ قوم کے ایک طبقے کو جنگ کی آگ میں جھونک کر پوری قوم کا تماشائی بن جانا قطعاً نازیبا ہے اور یکسر غیر اسلامی ہے۔ میں صدر مملکت سے اپیل کرتا ہوں کہ پاکستان کے تمام شہروں میں فوجی تربیت کے مراکز جلد کھولے جائیں اور پاکستان کے دس کروڑ مسلمانوں کو نہایت تیزی کے ساتھ دس کروڑ مسلح سپاہیوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدل کر کفار پر یلغار کی جائے:

﴿ حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ﴾ (محمد:٤)

''یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔''

ہندوستانی سامراج کو چیلنج:

ہندوستانی سامراج کو یہ سمجھنا چاہیے کہ سرفروشی اور جاں سپاری ہماری میراث ہے۔ہم پاکستان کے چپے چپے کی خاطر جانیں نچھاور کریں گے۔ہمارا بچہ بچہ ملک و ملت کی آبرو پر کٹ مرنے کے لیے بے تاب ہے۔ہم ہندوستانی سامراج پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ دس کروڑ مسلمانوں کی خاک وخون میں لتھڑی ہوئی لاشوں پر سے گزر کر ہی پاکستان کی سرحدوں میں داخل ہوا جاسکتا ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضۂ جہاد کے تقاضے

زیرِ نظر مضمون حضرت مولانا پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ کا خطبہ ہے، جوانہوں نے ۱۷ر ستمبر ۱۹۶۵ء کو دار العلوم تقویۃ الاسلام میں دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضۂ جہاد کے تقاضے

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ اَشْرَفِ الْاَنْبِیآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

جہاد کے موضوع پر یہ چوتھا خطبہ ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ میں دراز نفسی کے لیے بہانے ڈھونڈ رہا ہوں یا محض آپ کے جذبات و احساسات کے پیش نظر بات لمبی کر رہا ہوں ۔موضوع کی وسعتوں کا یہ عالم ہے کہ ہر بار تقریر ختم کرتے ہوئے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بات ادھوری رہ گئی ہے ۔آج تمام علماء، تمام فقہاء اور تمام مشائخ کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ ہندوستان کے اس اچانک حملے کے بعد جہاد فرض عین ہو گیا ہے اور فرض عین فقہ کی اصطلاح ہے۔فقہاء کی بولی میں فرائض کی تقسیم دو طرح ہے،فرض کفایہ اور فرض عین۔

① فرض کفایہ یہ ہے کہ اگر قوم کے ایک گروہ نے قوم کی نیابت کرتے ہوئے اس فریضے کو انجام دے دیا تو باقی مسلمانوں سے اس وقت ساقط ہو گیا۔

② فرض عین وہ فرض ہے جو جماعت کے ہر شخص پر فرداً فرداً عائد ہوا اور ایک گروہ کے کرنے سے باقی جماعت بری الذمہ نہ ہو سکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر مسلمان قوم کسی دوسری قوم پر حملہ آور ہو تو جہاد فرض کفایہ ہے اور اگر کوئی غیر مسلم حکومت مسلمانوں کی آبادی پر حملے کا قصد کرے تو ایسی حالت میں جہاد فرض عین ہو جاتا ہے اور جماعت کے ہر شخص پر فرداً فرداً جہاد واجب ہو جاتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے نماز، روزہ فرداً فرداً واجب ہے اور ایک گروہ کے نماز پڑھ لینے سے باقی مسلمانوں کے ذمے نماز ساقط نہیں ہو جاتی۔ آج جہاد فرض عین ہو گیا ہے اور وہ وقت آ گیا ہے کہ صاحب ہدایہ کے لفظوں میں یوں کہیے کہ:

"تَخْرُجُ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا وَالْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ الْمَوْلٰى"

''عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر جہاد میں شریک ہو جائے اور غلام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر جہاد میں حصہ لے۔''

کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس پر علماء کی آراء باہم ٹکرا نہ گئی ہوں، کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس پر مختلف جماعتوں اور گروہوں کے علماء باہم دست و گریباں نہ ہوئے ہوں، لیکن یہ مسئلہ کہ اس وقت جہاد ہر پاکستانی پر فرض عین ہو گیا ہے، ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر تمام علماء، تمام فقہاء، تمام مشائخ کا اتفاق ہوا۔ سب نے بیک زبان کہا کہ جہاد فرض عین ہو گیا ہے۔

جہاد کا شرعی مفہوم کیا ہے؟

یہ سمجھنا فاش غلطی ہے کہ جہاد کا مفہوم محض قتال یا لڑائی ہے۔ قرآن نے یہ لفظ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے وسیع مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ جہاد کا لغوی معنی کوشش کرنا ہے اور شرعی اعتبار سے ہر وہ کوشش جو ذاتی اغراض اور نفسانی خواہشات کی جگہ حق وصداقت کی راہ میں کی جائے، جہاد سے تعبیر کی جاتی ہے:

﴿ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا...... ﴾(العنكبوت: ٦٩)

”جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم یقیناً انہیں اپنی راہیں سجھا دیتے ہیں۔“

شریعت کی بولی میں ہر وہ مصیبت اور تکلیف جو حق وصداقت کے لیے برداشت کی جائے، جہاد ہے۔ سورۂ فرقان میں ہے:

﴿فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا﴾(الفرقان: ٥٢)

”آپ کافروں کی بات نہ مانیں اور اس (قرآن) کے ذریعے کافروں کے خلاف سخت جہاد کریں۔“

مفسرین کا اتفاق ہے کہ سورۂ فرقان مکی ہے اور قتال کا حکم ہجرت مدینہ کے بعد ہوا، پھر یہ کون سا جہاد ہے جس کا مکی زندگی میں حکم دیا جا رہا ہے؟ یہ جہاد یقیناً اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے تمام مشقتیں اور کلفتیں جھیل لینے کا جہاد تھا۔ پس وہ مصیبتیں اور تکلیفیں جو رسول اللہ ﷺ نے اور ان کے ساتھیوں نے اللہ کی خاطر برداشت کیں، اللہ انہیں جہاد کبیر سے تعبیر کرتا ہے۔

جہاد کے مفہوم کی وسعتیں:

قرآن وسنت کی روشنی میں جہاد کے مفہوم کی وسعتیں ملاحظہ کیجئے۔ فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ﴾ (التوبة : ٤١)

''اپنے مال سے جہاد کرو اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ ﴾ (التوبة : ٨٨)

''لیکن رسول اللہ ﷺ نے اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے، اپنے مالوں سے جہاد کیا اور اپنی جانوں سے جہاد کیا۔''

پھر ابوداؤد اور دارمی کی اس حدیث کی روشنی میں بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ »[1]

''مشرکوں کے خلاف جہاد کرو اپنے مال سے، اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے۔''

پس ہر وہ شخص جو باطل کے خلاف اور حق کی حمایت میں مال صرف کرتا ہے، مجاہد ہے اور ہر وہ شخص جس کی زبان اور قلم باطل کے خلاف نبرد آزما ہے، مجاہد ہے۔

مالی جہاد:

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ مجاہد جو ملک وملت کی خاطر محاذوں پر سینہ سپر ہیں، جو

[1] (سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب كراهية ترك الغزو: ٢٥٠٤۔ سنن دارمی، كتاب الجهاد، باب فی جهاد المشركين باللسان واليد: ٢٣٤١)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر دشمن کے مقابل ڈٹے ہوئے ہیں، ان کا مقام بہت ہی اونچا ہے:

﴿وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾
(النساء: ٩٥)

لیکن یاد رکھیے کہ جنگ محض بدنی جہاد سے جاری نہیں رہ سکتی ہے۔ ذرا ایک لمحے کے لیے سوچیے کہ اگر ہم ان سرفروش مجاہدوں کے لیے ضروریات زندگی فراہم نہ کرسکیں تو ہم جنگ کیسے جاری رکھ سکتے ہیں۔ یہ آلات جنگ، یہ جنگی ساز و سامان، یہ پچاس میل لمبے محاذ پر ہزاروں مجاہدوں کے مصارف، کروڑوں کی رقم ہر روز صرف ہوتی ہے۔ پس آج ﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم﴾ (الأنفال: ٦٠) ''تم ان کے مقابلے کے لیے جتنی تم میں طاقت ہے قوت تیار کرو۔'' پر عمل کرنے کے لیے ارب ہا، کھرب ہا روپوں کی ضرورت ہے۔ ایک وہ لوگ ہیں جو آج ملک و ملت کی خاطر میدان جنگ میں سختیاں اور مشقتیں جھیل رہے ہیں اور وہ جن کے لاشے خاک وخون میں تڑپ رہے ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ گھروں کی چھتوں کے نیچے آرام و راحت سے بیٹھے ہیں۔ حیف ہے ہم پر اگر ہم ان مجاہدوں کے لیے ضروریات زندگی فراہم نہ کرسکیں۔ حیف ہے ہم پر اگر اس وقت بھی جب کہ قوم موت و حیات کی کش مکش میں مبتلا ہے، ہماری تجوریوں کے قفل نہ ٹوٹیں۔ حیف ہے ہم پر کہ عین اس وقت جب کہ ہماری مقدس سرزمین پر دشمن یلغار کررہا ہے، ہم بے چارہ و ناتواں لوگ جن سے اور تو کچھ بن نہیں پڑتا ہے، چند سکوں کی قربانی سے بھی دریغ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالخصوص ہمارے تاجروں، صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کو نہایت فیاضی کے ساتھ اپنا مال قربان کرنا چاہیے۔

یاد رکھیے اگر اس فریضہ میں کوتاہی کی گئی، تو قیامت کے دن اللہ یہ پوچھے گا کہ تمہارے پاس مال و دولت کے انبار لگے ہوئے تھے، تمہاری تجوریاں بھری ہوئی تھیں، اسلام کی عزت و ناموس پر خطرہ منڈلا رہا تھا، مسلمان قوم موت و حیات کی کش مکش میں مبتلا تھی، مگر تم پر ایسی بے حسی چھا گئی تھی، تمہاری غیرت اسلامی پر ایسی مردنی طاری ہوگئی تھی کہ تمہاری تجوریوں سے بخل کے تالے نہ ٹوٹے۔ اللہ تم سے کہے گا کہ تم نے ساحل پر کھڑے ہو کر ملت کی تباہی کا تماشا دیکھا۔ اگر بدقسمتی سے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، تو تم یوں سمجھو کہ اس موت و حیات کی کشمکش میں اگر تم نے مال بے دریغ صرف نہ کیا تو نہ تم رہو گے، نہ تمہاری یہ تجوریاں رہیں گی اور نہ مال و دولت کے یہ انبار رہیں گے۔ اگر قلب پر ایسا دبیز حجاب ہے کہ اللہ کی بات سمجھ میں نہیں آتی، تو خود اپنے وجود کی خاطر، اپنے اس مال و دولت کی حفاظت کے لیے...... جو تمہیں ملک و ملت سے عزیز تر ہے، اپنا مال قربان کر دو۔

یہ بات تو میں نے سرمایہ داروں اور صنعت کاروں سے کہی، ایک بات غریب اور متوسط طبقے کے ساتھیوں سے بھی کہتا ہوں۔

یہ شیطانی وسوسہ ہے:

جی میں یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ ہر روز لاکھوں کی رقم قومی دفاعی فنڈ میں دی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جارہی ہے۔ اخبارات میں ہر روز ان رقوم کا اعلان ہوتا ہے ، میرے چند ٹکوں سے کیا ہوتا ہے؟ جیسا کہ میں نے ابتدا میں کہا کہ جہاد فرض عین ہو چکا ہے، اپنے جی کو اس وقت سمجھاؤ کہ اگر اوروں نے لاکھوں کی رقم دی ہے، تو اس سے وہ فریضہ جو مجھ پر عائد ہوتا ہے، ساقط تو نہیں ہو جاتا ہے ۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ تم کہنے لگو، لاکھوں مسلمان نمازیں پڑھ رہے ہیں، ایک نے اگر نماز نہ پڑھی تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے ۔

یاد رکھیے کہ حق اپنی نصرت وحمایت کے لیے تمہارا محتاج نہیں ہے ۔تم اپنی بقا کے لیے حق کے محتاج ہو، حق کی نصرت وحمایت کا سامان تو بہر کیف اور بہر حال ہوگا ۔ اگر اللہ کو وابستگان محمد ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت منظور ہوئی تو تمہاری روگردانی سے کیا ہوتا ہے:

﴿ وَ اِنۡ تَتَوَلَّوۡا یَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَیۡرَکُمۡ ثُمَّ لَا یَکُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَکُمۡ ﴾

(محمد : ۳۸)

''اگر تم نے روگردانی کی تو وہ حق کی نصرت وحمایت کے لیے تمہاری جگہ کسی دوسری قوم کو لا کھڑا کرے گا، پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔''

پس یہ مت کہو کہ میرے چند ٹکوں سے کیا ہوتا ہے۔ اللہ کی نظر میں حلال کی کمائی کے چند ٹکے ان لاکھوں سے افضل ہیں جن سے اہل اللہ کو سود کی بد بو آتی ہے ۔ ہم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنا محاسبہ کرے کہ کیا وہ اپنا فریضہ ادا کر رہا ہے؟ کیا وہ اپنا مال، اپنی جان ، اپنی توانائی ملک وملت کی خاطر صرف کر رہا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لسانی جہاد:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زبانوں سے بھی جہاد کرو۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ لوگوں پر واضح کریں کہ اس وقت کتاب وسنت کی روشنی میں ان پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ تمام قوم کو سمجھائیں کہ جہاد کی حقیقت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل جنگ میں کیا ہوتا تھا۔ ہر وہ عالم جو اخلاص نیت کے ساتھ یہ کام سرانجام دے رہا ہے مجاہد ہے اور لسانی جہاد میں مصروف ہے۔ میں نے اخلاص کی قید اس لیے لگائی کہ بعض مردہ سیاسی جماعتیں ہنگامی حالات میں اپنی کھوئی ہوئی وجاہت کی تلاش میں نکلتی ہیں۔ ان کی نیت کے فساد نے انہیں اجر وثواب سے محروم کیا۔

خون کا عطیہ دینا بھی جہاد ہے:

میں نے عرض کیا کہ جہاد کا مفہوم حق وصداقت کی راہ میں سعی وکوشش ہے۔ وہ شخص جو خون کا عطیہ دیتا ہے، وہ بھی مجاہد ہے۔ اگر ہمارے خون سے زخمی یا جاں بلب مجاہد کی جان بچ جائے تو اس سے بہتر مصرف ہمارے خون کا کیا ہوسکتا ہے؟ مجھ جیسے ہزاروں ناکارہ انسان ایک مجاہد کی جان پر قربان کیے جاسکتے ہیں۔

کاروبار معمول پر رہے:

آخر میں یہ عرض کرنا ہے کہ ملک وملت کی اس وقت ایک بڑی خدمت یہ ہے کہ زندگی کا کاروبار معمول پر رہے۔ دکانیں باقاعدہ کھولی جائیں۔ فیکٹریاں اور کارخانے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برابر کام کریں۔ ہر وہ شخص جو کاروبار معطل کرتا ہے، قوم کا مورال گرانے کا باعث بنتا ہے، دکان بند کرنے سے خوف و ہراس پھیلاتا ہے اور جو شخص خوف و ہراس پھیلاتا ہے، وہ دشمن کے ہاتھ مضبوط کرتا ہے اور ملک وملت کے ساتھ دشمنی کرتا ہے۔ پھر وہ شخص جو اس آزمائش کے دور میں ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کرتا ہے اپنے بھائی بندوں سے غداری کرتا ہے۔ پس بازار کے نرخوں کو معمول پر رکھنا بھی جہاد ہے، اس راہ میں جو بھی کوشش کی جائے، جہاد ہے۔ مگر یہ نہیں کہ کوئی کروڑ پتی ایک لاکھ دے کر اکڑتا پھرے کہ ملک وملت پر احسان عظیم کیا ہے۔

غالب کو تم رند و ہوسناک کہو، مگر کم ظرف نہ تھا
جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی — حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

پس شرم سے آنکھیں جھکا کر رقم داخل کرو اور سمجھو کہ حق ادا نہ ہوا۔ گو مال، وقت اور زبان کا جہاد بھی جہاد ہے، مگر وہ جو سر پہ کفن باندھ کے نکلتے ہیں، ان کے سامنے تو خجالت اور شرمساری ہی ہے۔

گر حفظ مراتب نہ کنی، زندیقی

مالی اعانت اس لیے کرو کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ﴾(التوبة : ٤١)

”تم اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔“

اس لیے نہیں کہ تمہارا نام اخبارات میں چھپے اور اس چھپے ہوئے نام کو دیکھ دیکھ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتراؤ کہ بڑی تشہیر ہوئی ہے۔ مجھے یہ سن کر افسوس ہوا کہ بعض لوگ ایک سو روپیہ فنڈ دیتے ہیں اور ہزار کا اعلان کرتے ہیں، اخبارات میں چھپوا دیتے ہیں ۔

خاک دیتے ہیں جو یوں اہل کرم دیتے ہیں
سو بتاتے ہیں اگر ایک درم دیتے ہیں

دینے کا ثواب غارت ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنا مال، اپنا وقت، اپنی زبان، اپنا قلم، اپنی جان اس آزمائش کی گھڑی میں دین ملت کے لیے وقف کر سکیں۔

وَ آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یومِ تشکر

خطبۂ جمعہ حضرت مولانا پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ ، جو انھوں نے ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یومِ تشکر

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

جذبات کے ہنگامے میں حقیقت حال ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے۔ہمیں،صحت تعین سے صورت حال کا جائزہ لینا چاہیے۔گو فائرنگ بند ہو گئی ہے،مگر فائرنگ بند ہو جانے سے وہ مسئلہ جو مابہ النزاع تھا،ختم نہیں ہو جاتا۔وہ مسئلہ کشمیر کے پچاس لاکھ مسلمانوں کو بھارت کے سامراجی چنگل سے نجات دلانے کا مسئلہ ہے۔وہ مسئلہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کا مسئلہ ہے۔وہ مسئلہ خود پاکستان کے استحکام کا مسئلہ ہے۔اس میں کوئی شک نہیں وہ جمود جو پچھلے اٹھارہ برس سے اس مسئلہ پر طاری تھا،اس جمود کی برف ٹوٹ چکی ہے۔کشمیر کے انقلابیوں نے ڈوگرہ راج کو ایسے سخت جھٹکے دیے اور پاکستانی لشکر نے ہندوستانی فوج کو اس شدت سے جھنجوڑا ہے کہ مسئلے کا جمود ٹوٹ گیا ہے۔یہ بات ڈوگرہ راج،بھارتی سامراج اور سلامتی کونسل سب پر واضح ہوگئی ہے کہ اٹھارہ برس اس مسئلہ پر خاک ڈالنے کے باوجود اس مسئلہ کی چنگاریاں برابر سلگتی رہیں حتیٰ کہ وہ چنگاریاں بھڑکتے ہوئے شعلوں میں بدل گئیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا ملک ان کی لپیٹ میں آ گیا۔ یہ بات ابھر کر دنیا کے سامنے آ گئی ہے کہ یہ مسئلہ ایک بھڑکتا ہوا شعلہ ہے۔ یہ مسئلہ ایک دہکتا ہوا انگارہ ہے جو پورے عالم کے امن اور سلامتی کو جلا کر راکھ کر سکتا ہے۔

چاق چوبند رہیے:

فائرنگ بند ہونے سے ہم پر غفلت طاری نہیں ہونی چاہیے۔ یہ خیال مت کیجیے کہ خطرہ ٹل گیا ہے اور بات ختم ہو گئی ہے۔ ہمارا دشمن عیار ہے۔اس کی شاطرانہ چالوں کی گھات میں رہو، چاق چوبند رہو، متحد رہو۔ ہمیں یہ عزم کرنا چاہیے، ایک آہنی عزم کہ جب تک کشمیر کے پچاس لاکھ مسلمانوں کو ہم بھارتی سامراج کے چنگل سے نجات نہیں دلاتے ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ راحت اور آسائش کی زندگی ہم پر حرام ہے۔ پاکستان کے اپنے استحکام کے لیے بھی کشمیر کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔

اللہ کا فضل وکرم:

بھارت نے پاکستان پر اچانک حملہ کیا۔ان کے ارادے ناپاک تھے۔ بھارتی سامراج نے ایک بہت بڑی فوج مہیب آلات جنگ کے ساتھ لاہور اور سیالکوٹ کے محاذ پر جھونک دی تھی۔لشکر کا وہ جمِ غفیر اور جنگی ساز وسامان کی وہ فراوانی ......ہمیں اپنی روح کی گہرائیوں میں یہ محسوس کرنا چاہیے کہ یہ محض اللہ کا فضل وکرم تھا کہ ہم نے انہیں پسپا کیا۔ یہ محض توفیق الٰہی تھی کہ ان کی طاقت کا نشہ ہرن ہو گیا۔ان کی قوت کا گھمنڈ ٹوٹ گیا۔ یہ حقیقت ایک بار پھر ابھر کر دنیا کے سامنے آ گئی کہ محض افواج کی کثرت اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگی ساز وسامان کی فراوانی سے مسلمان قوم کی آزادی پامال نہیں کی جاسکتی۔

ہماری فوجوں نے جس شجاعت، بسالت، بے باکی اور جوانمردی سے دشمن کا مقابلہ کیا اور اسلام کی عزت و ناموس کے لیے جس بے دریغی سے اپنی جانوں کو حقیر ترین متاع سمجھ کر نچھاور کیا اس کے نقش لافانی اور انمٹ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے اسلاف کی جوانمردی اور بہادری کی تمام روایات کو زندہ اور درخشاں کر دیا۔ اپنی فوجوں کے کارنامے دیکھ کر اپنے اسلاف کی روایات کا ایک ایک نقش ذہن میں ابھر آیا ہے ؎

وَ جَلَا السُّیُوْلُ عَنِ الطُّلُوْلِ کَأَنَّہَا
زُبُرٌ تَجِدُّ مَتُوْنَہَا اَقْلَامُہَا

''اور سیلابوں نے ٹیلوں سے نقوش کو واضح کر دیا ہے گویا کہ ٹیلے تختیاں ہیں
ان کے نقوش کو قلموں نے تازہ کر دیا۔''

ہم سراپا سپاس ہیں:

ہم اللہ کے حضور سراپا سپاس ہیں۔ زبان قاصر ہے کہ اس کا شکر ادا کر سکے۔ اللہ کے احسانات اور اس کی نوازشوں کا احساس ہونا بھی توفیق الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔ ہر نعمت میں منعم حقیقی کو دیکھنا اور اس منعم حقیقی کا نظر سے اوجھل نہ ہونا خود ایک بہت بڑی نعمت ہے:

﴿ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ وَ مَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَ مَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ﴾ (لقمان : ۱۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے لقمان کو یہ حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکرادا کرو اور جو شکر ادا کرتا ہے، وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اور جو کفرانِ نعمت کرتا ہے (اور کہتا ہے کہ ہم نے اپنی قوت اور طاقت کے سہارے دشمن کو پسپا کیا، تو اس سے اللہ کا کیا بگڑتا ہے)۔ وہ تو بے نیاز ہے اور حمد کا سزاوار تو حقیقت میں وہی ہے۔''

﴿لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَأَزِيدَنَّكُمۡ وَ لَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ إِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ﴾ (ابراهيم : ٧)

''اگر تم شکرادا کرو گے تو میں یقیناً تم پر اور نوازشیں کروں گا اور اگر تم کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔''

ہماری منزل بہت دور تھی۔ ہم نے پچھلے چند دنوں میں برسوں کی مسافت طے کی ہے۔ ہماری منزل قریب آ گئی ہے۔ اس کے فضل وکرم پر شکر بجا لاؤ، تو تمہارا منزل پر پہنچنا ناممکن نہیں ہے۔

تقویٰ اختیار کرنا حقیقی شکرگزاری ہے:

یومِ تشکر منانے کا ڈھنگ قرآن سے سیکھو۔ فرمایا:

﴿وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ﴾ (آل عمران : ١٢٣)

''یقیناً اللہ نے جنگ بدر میں تمہاری مدد کی حالانکہ تم ناتواں تھے۔ (تمہاری فوج بھی کم تھی اور تمہارے پاس جنگی سامان بھی کم تھا) پس تقویٰ اختیار کرو،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔''

پس اگر تم اپنی عزت و ناموس کی سلامتی پر یومِ تشکر مناتے ہو تو اللہ نے اس کا طریق یہ بتلایا ہے کہ پرہیزگاری اختیار کرو۔ گناہوں اور معصیتوں سے توبہ کرو۔ اگر ہم اللہ کی برابر نافرمانیاں کرتے رہیں، اس کے احکام ٹھکراتے رہیں اور زبان سے کہیں کہ ہم تیرے شکر گزار ہیں تو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے کی کوشش کر رہے ہیں:

﴿ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرہ : ۹)

''وہ اللہ تعالیٰ کو اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ خود اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔''

پس یومِ تشکر یوں مناؤ کہ......اپنی زندگیوں کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالو۔

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾
(الحج : ٤١)

'' اللہ والوں کو اگر روئے زمین پر قبضہ و تصرف حاصل ہو تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، منکرات و فواحش سے روکتے ہیں۔''

پس یومِ تشکر یوں مناؤ کہ......اللہ سے عہد کرو کہ ہم آج سے نماز باقاعدہ پڑھیں گے، زکوٰۃ باضابطہ ادا کریں گے۔ منکرات و فواحش سے ملک کو پاک کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم جاگ اٹھی ہے:

فائرنگ بند ہونے پر یہ سوال بدیہی طور پر ہر شخص کے ذہن میں ابھرا کہ...... ہم نے کیا کھویا ہے؟ ہم نے کیا پایا ہے؟

① بھارت کے اس حملے سے قوم جاگ اٹھی ہے، قوم کی رگوں میں زندگی اور حرارت ایمانی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ وہ سیاسی دھڑے جو ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے تھے اور ایک دوسرے کے گریبان پر ہاتھ ڈالتے تھے، اللہ نے انہیں توفیق دی کہ وہ متحد اور یک جان ہو جائیں۔ علماء ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے تھے اور قوم کو فروعی اور اختلافی مسائل میں الجھا کر ملت کی وحدت پارہ پارہ کر رہے تھے۔ ہم نے کیا کیا جتن نہ کیے کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو سکیں مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ ہم بھارت کے شکر گزار ہیں کہ اس کے حملے سے قوم ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی۔ متحد اور یک جان ہو گئی۔

② قوم میں جہاد کا جذبہ زندہ ہو گیا ہے۔ اپنا مال، اپنی جان، اپنا علم، اپنی زبان، اپنا قلم، اپنی توانائی دین وملت کے لیے وقف کرنے کا جذبہ ایک متاع بے بہا ہے۔

③ ہمارے شعر و ادب پر ایک مدت سے افسردگی اور مردنی چھائی ہوئی تھی۔ ہمارا ادب واضح اور متعین مقصد سامنے نہ ہونے کی وجہ سے ژولیدگی اور آوارگی کے مرض میں مبتلا تھا۔ ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا ادب بانجھ ہو گیا ہے، بھارت کے حملے نے ہمارے شاعروں اور ادیبوں کے تخلیقی عمل پر مہمیز لگائی ہے۔ شاعر کی نواؤں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خوں ٹپک رہا ہے ....ادیب کا قلم غزال رعنا کی طرح چوکڑیاں بھر رہا ہے ....مقرر کی زباں آگ برسا رہی ہے ....واعظ کا بیاں تعمیر کے سانچوں میں ڈھل رہا ہے۔

آپ یقین کیجیے کہ وہ ارتقائی منازل جو قومیں سالہا سال کی مسلسل تگ و دو سے طے کرتی ہیں، ہم نے چند دنوں میں ان ارتقائی منازل کو طے کرلیا ہے ؎

طے می شود ایں رہ بہ درخشید ن برقے
ما بے خبراں منتظر شمع و چراغیم

④ ہمیں اعتراف کرنا چاہیے کہ ہمارے ریڈیو سٹیشن نے بھی ملی کردار کی تشکیل میں ایک اہم پارٹ ادا کیا ہے۔ وہ قوم کو لوریاں دے دے کر سلا دینے والی عاشقانہ غزلوں اور فلمی گیتوں کی جگہ رزمیہ نظمیں اور ملی ترانے نشر کر رہا ہے۔ وہ طاؤس و رباب کی جگہ تیر و سناں کا ذکر کرتا ہے۔ ہم ریڈیو سٹیشن پاکستان کے ارباب حل و عقد کو تہنیت پیش کرتے ہیں کہ ان کے پروگراموں میں یہ صحت مندانہ تبدیلی ہوئی ہے۔ اللہ اس روش پر انہیں قائم رکھے۔

میرے بھائیو! آیئے ہم یوم تشکر یوں منائیں کہ اللہ سے عہد کریں کہ ہم اس ملی وحدت اور سالمیت کو برقرار رکھیں گے ....ہم اس جذبۂ جہاد کو زندہ و قائم رکھیں گے ....ہم خیر اور بھلائی اس ملک میں پھیلائیں گے ....منکرات و فواحش کو ملیامیٹ کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کی غرض وغایت:

اسلام جنگ کی ایک واضح اور متعین غرض وغایت پیش نظر رکھتا ہے:

﴿ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ﴾

(البقرة : ۱۹۳)

''دشمنوں سے جنگ کرو حتیٰ کہ فتنہ وفساد باقی نہ رہے اور اللہ ہی کا حکم نافذ ہو۔''

پس اگر فائرنگ بند ہو گئی ہے اور فتنہ سلگ رہا ہے تو فائرنگ کا بند ہونا کچھ بھی سود مند نہیں۔ اصل بات تو فتنے کا مٹ جانا ہے اور فتنہ قتل وغارت سے شدید تر ہے۔

مستقل امن کے لیے جنگ ناگزیر ہے:

اسلامی نقطۂ نظر سے جنگ اور خونریزی بہت بڑی برائی ہے اور انسانی قتل کو اسلام اکبرالکبائر قرار دیتا ہے۔ لیکن اس جرم سے بھی زیادہ سنگین جرم یہ ہے کہ لوگ اپنی حکومت اور آبادیوں پر قانع نہ رہیں۔ اللہ کی سرزمین پر فتنہ وفساد پھیلائیں۔ دوسروں کی آزادی اور حکومت پر غاصبانہ ہاتھ ڈالیں۔ قرآن نے چند لفظوں میں یہ بات سمیٹ دی ہے:

﴿ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ﴾ (البقرة : ۱۹۱)

''فتنہ وفساد قتل سے بھی بڑا جرم ہے۔''

وہ قومیں جو طاقت کے نشہ اور گھمنڈ میں اللہ کی سرزمین پر بغاوت اور سرکشی کرتی ہیں اور دوسری قوموں کا حق خودارادیت پامال کرتی ہیں، جب تک ان قوموں کا سر کچل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ دیا جائے فتنہ وفساد رک نہیں سکتا ہے اور دنیا میں عالمگیر صلح وامن قائم نہیں ہوسکتا ہے۔ پس فتنہ وفساد کے عظیم شر کو ختم کرنے کے لیے اور صلح وآشتی کی فضا پیدا کرنے کے لیے اسلام ناگزیر سمجھتا ہے کہ مفسد اور جابر قوتوں کو فنا کر دیا جائے۔ سورۂ محمدؐ میں قرآن نے جواز جنگ کی علت بتلا دی:

﴿ حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ﴾ (محمد : ٤)

''لڑتے رہو، یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے (یعنی جنگ بالکل موقوف ہو جائے)۔''

مستقل امن اسی صورت میں قائم ہوسکتا ہے کہ ظالم اور مفسد حکومت کو یوں مسل دیا جائے اور اس قوت کا زور یوں توڑا جائے کہ اس میں فساد پھیلانے کی سکت باقی نہ رہے۔ اسی حقیقت کو قرآن نے یوں بیان کیا:

﴿ حَتّٰى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ ﴾ (محمد : ٤)

''یہاں تک لڑو کہ دشمن چور چور ہو جائیں۔''

تمہارا دشمن عیار ہے۔ اس کی شاطرانہ چالوں کی گھات میں رہو۔ پل بھر کی غفلت سے بھی پانسہ پلٹ سکتا ہے اور یہ مت سمجھو کہ جنگ ختم ہوگئی ہے۔

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہدائے پاکستان کوخراج عقیدت

(قرآن وسنت کی روشنی میں)

حضرت مولانا پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ کی یہ تقریر ریڈیو پاکستان لاہور سے دورانِ جنگ نشر کی گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہدائے پاکستان کوخراجِ عقیدت

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَى اَشْرَفِ الْاَنْبِيآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

آیئے! چند لمحے ان عزیزانِ ملت کی یاد میں بسر کریں جنھوں نے اپنا وجود اسلام کی عزت و ناموس کی خاطر اور وابستگانِ محمدؐ کے تحفظ اور بقا کے لیے قربان کیا۔ آیئے! ان شہدائے ملت کو خراج عقیدت ادا کریں اور قرآن کریم اور حدیث کی روشنی میں علی وجہ البصیرۃ ادا کریں۔ یہ قانون قدرت ہے کہ جس چیز کا بیج ہم بوتے ہیں اسی کی فصل کاٹتے ہیں۔ ہم نے گندم بوئی تو زمین نے گندم کے ڈھیر اگل دیے۔ ہم نے سیب کا بیج بویا تو ٹہنیاں سیبوں سے بھر گئیں۔ قدرت کا یہ قانون جو مادی دنیا میں نافذ ہے، اخلاقی اور روحانی دنیا میں بھی بالکل اسی طرح جاری و ساری ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اللہ ان کی خوشحالی کا ضامن ہے:

﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ﴾ (البقرة : ٢٦١)

''جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دانے سے سات سات بالیاں اگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں۔"

قدرت کا یہی قانون شہیدوں پر بھی نافذ ہوتا ہے جو لوگ اسلام کی آبرو کی خاطر اپنی جان دے ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر مر مٹتے ہیں، سب سے پہلا انعام اللہ نے ان پر یہ کیا کہ انہیں دائمی زندگی بخشی:

﴿ وَ لَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّ لٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ﴾ (البقرة : ١٥٤)

"جو اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں انہیں مردہ مت کہو وہ تو زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔"

اس آیت میں صرف یہی نہیں کہ شہداء زندہ ہیں، بلکہ یہ کہا کہ جب تم کسی شہید کے بارے میں یہ کہتے ہو کہ وہ مر گیا ہے، تو تمہارا یہ کہنا مجھے ناگوار لگتا ہے۔ پھر سورۂ آل عمران میں کہا:

﴿ وَ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ﴾ (آل عمران : ١٦٩)

"جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ اپنے رب کے پاس روزیاں دیے جاتے ہیں۔"

یعنی صرف یہی نہیں کہ تم زبانوں سے انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ یہ خیال بھی تمہارے ذہن سے نہ گزرے کہ وہ مر گئے ہیں، انہیں تو دائمی اور ابدی زندگی حاصل ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عارف نے اسی آیت کی روشنی میں کہا تھا ؎

مردہ ہرگز نشود آنکہ بمیرد در عشق
کشتۂ ناز ترا زندۂ دائم شمریم

دوسری نوازش ان پر یہ ہوئی کہ ﴿عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ انہیں اللہ کا قرب حاصل ہوا اور وہ جو قربِ الٰہی کے لذت شناس ہیں، سمجھتے ہیں کہ اس نوازش کے سامنے سب نوازشیں ہیچ ہیں۔ تیسری نوازش ان پر یہ ہوئی کہ انوارِ الٰہی کا انہیں رزق دیا جاتا ہے اور اللہ کی رحمتیں ان پر پیہم برستی ہیں۔ چوتھی نوازش ان پر یہ کی گئی کہ ان کے درجات مسلسل بلند ہوتے رہتے ہیں۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

«مَا مِنْ مَّيِّتٍ يَمُوْتُ إِلَّا خُتِمَ عَمَلُهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَنْمُوْ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» ❶

''ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ ہاں مگر جو شخص اللہ کی خاطر دشمن کی گھات میں بیٹھے ہوئے دنیا سے گیا تو اس کا عمل قیامت تک برابر نشوونما پاتا رہتا ہے۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمل جہاد بھی حسنات جاریہ میں سے ہے اور اس کی علت بالکل واضح ہے۔ عمل جہاد کی بنیاد ہی یہ ہے کہ بعد زمانے اور آنے والی نسلوں کی حفاظت و سعادت کے لیے اپنا سب کچھ لٹا دیا جائے حتیٰ کہ اپنا وجود بھی قربان کیا

❶ المعجم الکبیر للطبرانی : ۳۱۱/۱۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے، کوئی عمل نہیں جو اس سے زیادہ سچی اور بے لوث انسانی خدمت کے جذبات رکھتا ہو۔ عمل شہادت کے نتائج چونکہ بعد میں مسلسل اور پیہم مرتب ہوتے رہتے ہیں، ناگزیر ہوا کہ اس کا اجر بھی مسلسل اور پیہم ہو۔

شہید کی شان سب سے نرالی ہے۔ بڑے سے بڑے ولی کے بارے میں حکم ہوا:

((اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ))❶

''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور دو چادروں کا کفن اس پر ڈالو۔''

مگر شہیدانِ حق کے لاشے غسل سے بے نیاز ہوئے، پانی اس قابل نہ رہا کہ ان مقدس زخموں کو دھو سکے۔ وہ اس کی راہ میں کھائے ہوئے زخم...... وہ ان زخموں سے بہتا ہوا خون......وہ خاک وخون میں لتھڑا ہوا لباس اللہ کو اتنا محبوب ہوا کہ حکم ہوا شہید کو اسی ہیئت میں دفن کرو۔ وہ آبِ غسل سے بے نیاز، وہ کفن کی چادروں سے بے نیاز، وہ میری اور تمہاری نمازِ جنازہ سے بے نیاز۔ وہ خونِ شہادت کے سرخ دھبے اللہ کے ہاں اتنے مقبول ہوئے کہ اسی ہیئت میں دفن ہوا اور روزِ محشر اسی عاشقانہ ہیئت میں اٹھے گا: ((كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كُلِمَ)) (مسند امام احمد: ۲/ ۳۸٤)۔ وہی ہیئت کہ زخموں سے خون بہ رہا ہوگا ؎

چو میرد مبتلا میرد   چو خیزد مبتلا خیزد

مقام شہادت کی دلربائیوں کا اندازہ اس سے کیجئے کہ خود سرور دو عالم ﷺ فرمائیں:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُّ أَنِّيْ أُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا

❶ صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب المحرم یموت ...... الخ : ۱۸٤۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحيَا ثُمَّ أُقْتَلُ» ❶

’’میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔ (یعنی اس کی راہ میں جان دینے میں ایسی لذت ہے اور یہ اتنی بڑی سعادت ہے کہ اس سے بار بار بہرہ یاب ہونے کو جی چاہتا ہے)۔‘‘

مقام شہادت کی جاذبیت کا یہ عالم کہ وہ صلحاء جو اس جہانِ آب و گل میں ہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح اس کے حصول کی دعائیں مانگیں:

(اَللّٰهُمَّ إِنِّی اَسْئَلُكَ شَهَادَةً فِی سَبِیلِكَ)

اور جو شہادت کا رتبہ پا چکے، وہ سب سے بڑی مراد جو اللہ سے مانگتے ہیں یہی ہے کہ ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج کہ تیری راہ میں فنا ہونے کی لذت ایک بار پھر حاصل کریں۔

پس وہ قوم جس کا ہر فرد ملت کی آبرو کے لیے اپنی جان دینے کو سب سے بڑی سعادت سمجھے، وہ کبھی پسپا نہیں ہوسکتی ہے اور اس دشمن سے کبھی ہزیمت نہیں کھا سکتی جو شہادت کی جاوداں زندگی کے تصور ہی سے یکسر عاری ہے۔ اللہ کی ان گنت رحمتیں ہوں ان شہیدانِ ملت پر جنھوں نے پاکستان کی سرحدوں کو اپنے خون سے سینچا اور مقدس وطن کی سرزمین میں اپنی ہڈیوں اور اپنے لہو کی کھاد ڈالی اور اس سرزمین کو استحکام بخشا۔

❷ صحیح بخاری، کتاب التمنی، باب ما جاء فی التنمی ......الخ : ٧٢٢٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ

تلوار کے ساتھ مبعوث کیے گئے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قیامت تک مجھے تلوار دے کر بھیجا ہے حتیٰ کہ "اللہ وحدہ لاشریک لہ" کی عبادت ہونے لگے اور میرا رزق تلوار کے سائے میں رکھا گیا ہے اور ذلت ورسوائی اس کا مقدر بنائی گئی ہے جو میرے طریقہ کی مخالفت کرے اور جو کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہیں میں سے ہو جائے گا۔

(مسند احمد ۲/ ۵۰)

دارالاندلس
4-لیک روڈ چوبرجی لاہور فون: 91-42-7230549
www.jamatdawa.org

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ